مسلسل اشاعت کے 63 سال

پندرہ روزہ

زراعت نامہ

لاہور

یکم ستمبر 2024ء، 26 صفر المظفر 1446 ہجری، 18 بھادوں 2081 بکرمی

موسم سرما کی سبزیاں

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات 21-سر آغا خان سوئم روڈ، لاہور

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

www.agripunjab.gov.pk www.facebook.com/AgriDepartment YouTube: @zaratnama

حکومت پنجاب کا کسان دوست اقدام

پاکستان کے بارانی علاقوں کے کمانڈ ایریا میں اضافہ کا قومی پروگرام

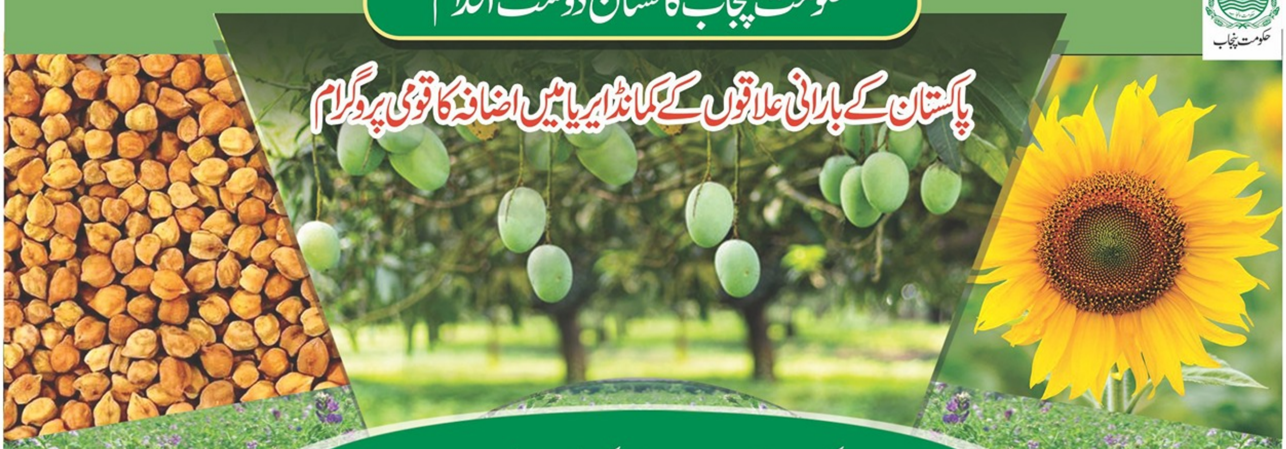

پنجاب کے 9 اضلاع کے کاشتکاروں سے

باغات، تیلدار اجناس / دالیں اور چارہ جات کے نمائشی پلاٹ لگانے کیلئے سبسڈی کی فراہمی

درخواستیں برائے مالی سال 25-2024 مطلوب ہیں

- ضلع راولپنڈی، اٹک، چکوال، جہلم، گجرات، میانوالی، خوشاب، ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے بارانی علاقوں کے رجسٹرڈ کاشتکار درخواست دینے کے اہل ہیں۔
  درخواست گزار کے پاس آبپاشی کا کوئی ذریعہ (علاوہ نہر) ہونا لازمی ہے۔
- زرعی رقبہ مشترکہ ملکیت ہونے کی صورت میں خاندان کا ایک فرد مجوزہ سبسڈی سکیم کے تحت صرف ایک قسم کے نمائشی پلاٹ کی سبسڈی کے لئے درخواست دے سکتا ہے۔
- درخواست گزار تیلدار اجناس / دالیں اور چارہ جات کے لئے چار ایکڑ اور باغات کے لئے کم از کم ایک ایکڑ اور زیادہ سے زیادہ 5 ایکڑ تک نمائشی پلاٹ محکمانہ سفارشات کے مطابق لگانے کا پابند ہوگا۔
- درخواست فارم متعلقہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع) کے دفتر سے مفت حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ مکمل درخواستیں متعلقہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع) کے دفتر میں دفتری اوقات کے دوران وصول کی جائیں گی۔
- شناختی کارڈ کی کاپی، زرعی رقبہ کی جدید فردِ ملکیت کی تصدیق شدہ کاپی اور اشٹام (20 روپے) پر بیانِ حلفی درخواست کے ہمراہ جمع کرانا ہوں گے۔
- درخواستیں زیادہ ہونے کی صورت میں الاٹمنٹ بذریعہ قرعہ اندازی ہوگی اور قرعہ الاٹمنٹ کمیٹی کا فیصلہ حتمی ہوگا۔
- مزید معلومات اور رہنمائی کیلئے محکمہ زراعت توسیع کے مقامی دفتر سے رابطہ کریں۔
- کامیاب کاشتکاروں کو سبسڈی کی فراہمی مالی سال 25-2024 کے فنڈز کی دستیابی سے مشروط ہے

قرعہ اندازی
26 ستمبر 2024

درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 5 ستمبر 2024

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

نظامت اعلیٰ زراعت (اصلاح آبپاشی) پنجاب فون نمبر: 9292126-051

مسلسل اشاعت کے 63 سال

پندرہ روزہ

زراعت نامہ

لاہور

یکم ستمبر 2024ء، 26 صفر المظفر 1446 ہجری، 18 بھادوں 2081 بکرمی

فہرست مضامین

- ادار یہ: ماڈل ایگریکلچر مالز کا قیام 5
- موسم سرما کی سبزیوں کی کاشت 6
- کپاس کی گلابی سنڈی کا مربوط طریقہ انسداد 20
- گل اشرفی (CALENDULA) 22
- زرعی سفارشات 23

جلد 63 شمارہ 17

مجلس ادارت

نگران: افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب

- مدیر اعلیٰ: نوید عصمت کاہلوں
- مدیر: رائے مدثر عباس
- معاون مدیر: ریحان آفتاب
- آن لائن ایڈیشن: محمد ریاض قریشی
- گرافکس: ابرار حسین
- کمپوزنگ: کاشف ظہیر
- پروف ریڈنگ: سعدیہ منیر
- فوٹوگرافی: عبدالرزاق، عثمان افضال

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

21- سر آغا خان سوئم روڈ، لاہور

042-99200729,99200731

www.agripunjab.gov.pk dainformation@gmail.com

www.facebook.com/AgriDepartment YouTube: @zaratnama

: @agri_department Instagram: @agripunjab TikTok: @agripunjabpk

ریسرچ انفارمیشن یونٹ
ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کیمپس، جھنگ روڈ
فیصل آباد - فون: 041-9201653

میڈیا لائزان یونٹ
ایگریکلچر فارم، اولڈ شجاع آباد روڈ
ملتان - فون: 061-9201187

میڈیا لائزان یونٹ
ایگریکلچر کمپلیکس شمس آباد، مری روڈ
راولپنڈی - فون: 051-9292165

ارشادِ باری تعالیٰ جل جلالہ

اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت سے مینہ کے آگے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پاک (اور نتھرا ہوا) پانی برساتے ہیں تا کہ اس سے شہر مردہ کو زندہ کر دیں اور پھر اسے بہت سے چوپایوں اور آدمیوں کو جو ہم نے پیدا کیے ہیں پانی پلاتے ہیں۔

(الفرقان:48 تا49)

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ کے دروازوں پر فرشتے پہرہ دیں گے وہاں نہ طاعون کی بیماری آئے گی نہ ہی دجال مدینہ میں داخل ہو سکے گا۔

(فضائل المدینہ: مختصر صحیح بخاری: 913)

فرمانِ قائدؒ

ہمیشہ ان تصورات اور عزائم کے مطابق زندگی بسر کیجئے جن کیلئے آپ حال ہی میں اپنی زندگیاں وقف کرنے کا عہد کر چکے ہیں۔ میری مراد پاکستان کی خدمت سے ہے۔ کمزوروں کی حمایت اور شہیدوں کی پاک یاد کے سلسلے میں اپنا فرض ادا کر کے اسلام کی شان و شوکت میں چار چاند لگائیے۔

(پنجاب مشین گن رجمنٹ، پشاور سے خطاب 15 اپریل 1948ء)

فرمودۂ اقبالؒ

غرض ہے پیکارِ زندگی سے کمال پائے ہلال تیرا
جہاں کا فرض قدیم ہے تو ادا مثالِ نماز ہوجا
نہ ہو تو قناعت شعار گلچیں، اسی سے قائم ہے شان تیری
وفودِ گل ہے اگر چمن میں، تو اور دامن دراز ہوجا

(پیغام عشق: بانگ درا)

اداریہ

ماڈل ایگریکلچر مالز کا قیام

زراعت کا شعبہ ملکی معیشت میں غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے اور موجودہ حکومت کی ترجیحات میں سرِ فہرست ہے۔ یہ بات نہایت خوش آئند ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے برسر اقتدار آتے ہی زرعی ترقی اور کاشتکاروں کی خوشحالی کے لیے ترجیحی بنیادوں پر عملی اقدامات شروع کر دیئے ہیں اور اس ضمن میں ملکی تاریخ کے بہت بڑے 400 ارب روپے سے زائد مالیت کے تاریخ ساز کسان پیکج پر عملدرآمد جاری ہے جس سے صوبہ پنجاب میں زراعت کا شعبہ جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہو سکے گا۔ اس پیکج کے تحت ابتدائی مرحلہ میں 1 ارب 17 کروڑ روپے کی خطیر رقم سے ملتان، بہاولپور، سرگودھا اور ساہیوال میں 4 ماڈل ایگریکلچر مالز تعمیر کئے جا رہے ہیں جہاں کاشتکاروں کو معیاری بیج، کھاد اور زرعی ادویات مقررہ کردہ نرخوں پر فراہم کیے جائیں گے۔ ان ایگری مالز میں کاشتکاروں کی سہولت کے لئے ایڈوائزری سنٹرز قائم کیے جائیں گے جہاں پر وہ اپنی ضرورت کے مطابق فنی رہنمائی حاصل کر سکیں گے اور کاشتکاروں کی سہولت کے لئے زرعی مشینری کرایہ پر بھی دستیاب ہوگی۔ علاوہ ازیں، کاشتکاروں کے لئے پھلوں اور سبزیوں کو دیر تک محفوظ رکھنے کے لئے ان مالز میں کولڈ سٹوریج بھی بنائے جائیں گے۔ اس سہولت کے ذریعے کاشتکار اپنی سبزیوں اور پھلوں کو دیر تک محفوظ رکھ سکیں گے۔

کاشتکاروں کی سہولت کے لئے ماڈل ایگریکلچر مالز میں بینک بھی قائم کئے جائیں گے تاکہ کاشتکاروں کو رقم کی منتقلی کے لئے پریشانی کا سامنا نہ ہو اور ایک ہی جگہ ان کی تمام ضروریات پوری ہو سکیں۔ اس کے علاوہ کاشتکاروں کی رہنمائی کے لئے مالز کے ساتھ ہی نمائشی پلاٹس بھی لگائے جائیں گے تاکہ کاشتکار فصلوں کی فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے زرعی ماہرین کی زیر نگرانی عملی مظاہرہ بھی دیکھ سکیں اور اپنی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کر کے زیادہ منافع کما سکیں۔ اس کے علاوہ ان مالز پر پارکنگ کا خصوصی انتظام کیا جائے گا تاکہ ٹرانسپورٹیشن کے مسائل پیش نہ آئیں۔

یہ اُمید کی جاتی ہے کہ ان ماڈل ایگری مالز کے قیام سے کاشتکاروں کو بین الاقوامی طرز کی سہولیات دستیاب ہوں گی اور حکومت کے ان اقدامات سے کاشتکار بھرپور فائدہ اٹھا سکیں گے۔ ان مالز پر معیاری بیج اور زرعی ادویات کی دستیابی کے ساتھ زرعی مشینری کے استعمال سے کاشتکار اپنی فصلوں کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کر سکیں گے جس سے اہم پیداواری اہداف کا حصول ممکن ہو گا اور ملکی معیشت مضبوط ہو گی۔

موسم سرما کی سبزیوں کی کاشت

لہسن

لہسن ایک اہم مصالحہ دار سبزی ہے جو تقریباً ہر سالن اور نمکین کھانوں میں استعمال ہوتی ہے۔ عموماً ہر کاشتکار حسبِ ضرورت تھوڑا بہت رقبہ لہسن کے زیرِ کاشت لاتا ہے۔ لہسن دل کی بیماریوں اور بلڈ پریشر کے علاج کے لیے مفید ہے۔ لہسن بیکٹیریل کش خصوصیات کا حامل ہے۔ خشک لہسن کا پاؤڈر اور اچار بھی ڈبوں میں دستیاب ہے۔ اس کے علاوہ اس کا استعمال بخار، کھانسی، جلدی بیماریوں اور کان کے درد میں بھی انتہائی مفید ہے۔ لہسن کو عموماً ذائقہ بڑھانے کے لیے مصالحہ جات میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

موزوں آب وہوا

لہسن کی فصل کو کاشت کے وقت ٹھنڈے موسم، چھوٹے دنوں اور پکتے وقت خشک اور گرم موسم کی ضرورت ہوتی ہے۔

- لہسن گلابی
- این اے آر سی-جی 1

شرح بیج

- درمیانے اور بڑے سائز کی صحت مند 200 کلوگرام پوتھیاں فی ایکڑ استعمال کریں
- این اے آر سی جی-1 کے لیے بیج کی شرح 800 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں
- پوتھیوں کے سائز کے حساب سے بیج کی فی ایکڑ شرح میں سے کمی بیشی کی جا سکتی ہے

وقت کاشت

- شمالی پنجاب میں موزوں وقتِ کاشت آخر ستمبر تا وسط اکتوبر ہے
- وسطی اور جنوبی پنجاب میں کاشت کے لئے اکتوبر کا مہینہ بہترین ہے

موزوں زمین

لہسن کی کاشت کے لیے زرخیز اور نرم زمین کی ضرورت ہوتی ہے۔ بھاری زمین میں گنڈھیاں باقاعدگی سے نہیں بنتیں۔ علاوہ ازیں برداشت کے وقت زمین خشک ہو تو گنڈھیاں ٹوٹ کر زخمی ہو جاتی ہیں اور جنس کی مناسب قیمت نہیں ملتی۔ اسی طرح ریتلی زمین بھی اس کی کاشت کے لیے موزوں نہیں کیونکہ ایسی زمین میں نمی برقرار کرنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے۔

زمین کی تیاری

بوائی کے کم از کم ایک ماہ پہلے گوبر کی گلی سڑی کھاد بحساب 8 تا 10 ٹرالی فی ایکڑ ڈالیں اور اچھی طرح زمین میں ملا کر پانی لگا دیں۔ بوائی سے پہلے زمین تیار کرنے کے لیے ایک مرتبہ مٹی پلٹنے والا ہل اور دو یا تین بار کلٹیویٹر چلائیں اور بعد میں سہاگہ دے کر زمین کو ہموار کر لیں۔ بہتر ہے کہ کھیت کو لیزر لینڈ لیولر سے ہموار کریں۔

طریقہ کاشت

تیار شدہ زمین کو پانچ مرلے کی ہموار کیاریوں میں تقسیم کر لیں۔ پوتھیوں کو ہموار زمین پر لائنوں میں کاشت کریں۔ پوتھی کو زمین میں ایک انچ گہرا اس طرح لگائیں کہ جڑوں والا حصہ زمین میں اور نوکدار حصہ اوپر کی طرف ہو۔ پودوں کا باہمی فاصلہ 4 انچ جبکہ لائنوں کا درمیانی فاصلہ

کھادوں کا استعمال

کیمیائی کھادوں کی مقدار کے تعین کے لئے زمین کا تجزیہ کروائیں۔اوسط زرخیزی والی زمین میں لہسن کی کاشت کے لئے دی گئی سفارشات کے مطابق کھاد ڈالیں۔

خوراکی اجزاء فی ایکڑ (کلوگرام)			مقدار کھاد فی ایکڑ (بوریوں میں)		
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوقت بوائی/منتقلی نرسری	پورے پتے نکلنے پر	گنڈھی بننے سے پہلے
64	46	25	دو بوری ڈی اے پی، ایک بوری ایس او پی	ایک بوری یوریا	ایک بوری یوریا

نوٹ: این اے آر سی G-1 کی فاسفورس اور پوٹاش کی کھاد کی ضرورت دوسری مقامی اقسام سے تقریباً دو گنا ہوتی ہے۔

8 تا 10 انچ رکھیں۔بوائی سے پہلے پوتھیوں کو محکمہ زراعت کے مقامی ماہرین کے مشورہ سے سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر لگائیں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

لہسن کی فصل میں چوڑے پتے والی جڑی بوٹیوں کا تدارک بوائی کے فوراً بعد سفارش کردہ زہر سپرے کر کے کریں۔جڑی بوٹیوں کو بذریعہ گوڈی بھی تلف کیا جاسکتا ہے۔اس کے لیے فصل کو تین چار بار گوڈی کریں مگر جب فصل پورے سائز کی گنڈھیاں بنالے تو پھر گوڈی نہ کریں۔

اگر کھیت میں چوڑے پتے والی اور گھاس نما دونوں اقسام کی جڑی بوٹیاں پائی جاتی ہوں تو ایس میٹولا کلور 500 ملی لٹر فی ایکڑ اور پینڈی میتھالین بحساب 500 ملی لٹر فی ایکڑ ملا کر سپرے کریں۔

آبپاشی

لہسن کی کاشت خشک زمین میں کریں اور کاشت کے فوراً بعد آبپاشی کردیں بعدازاں آبپاشی ہفتہ وار جبکہ دسمبر اور جنوری کے مہینہ میں چودہ دن کے وقفہ سے آبپاشی کریں۔جب فصل آخری مراحل میں ہو تو حسبِ ضرورت پانی لگائیں۔بارش کے پانی کے نکاس کا بندوبست بہت ضروری ہے کیونکہ یہ فصل زیادہ مقدار میں پانی برداشت نہیں کرسکتی اور گنڈھیوں کے گل جانے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔

برداشت اور سٹوریج

لہسن عام طور پر اپریل میں برداشت کیا جاتا ہے جبکہ این اے آر سی G-1 مئی کے مہینہ میں برداشت ہوتی ہے۔جب پتے خشک اور بھورے رنگ کے ہورہے ہوں تو سمجھیں کہ فصل تیار ہے اور آبپاشی بند کردیں۔لہسن کی برداشت وتر آنے پر کھرپوں کی مدد سے کریں۔لہسن کو خشک کرنے کے لیے کسی سایہ دار جگہ یا ہوادار کمرے میں سات آٹھ دن کے لیے یکساں طور پر پھیلادیں۔جب اوپر سے چھلکے آسانی سے علیحدہ ہونے لگیں تو گٹھیوں کو ڈنڈیوں سمیت باندھ کر خشک اور ہوادار جگہ پر سٹور کرلیں۔اس طرح لہسن لمبے عرصے تک ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔

سیڈ سٹاک کو توڑنا

لہسن کی قسم این اے آر سی جی -1، 15 مارچ سے 15 اپریل کے درمیان پودے سے بولٹ یعنی گندلوں کے لئے سیڈ سٹاک نکالتی ہے۔ان کو شروع کے دنوں میں ہی ہاتھوں کی مدد سے توڑ دینا چاہیے تاکہ ساری خوراک بلب میں ہی جمع ہو اور پیداوار زیادہ حاصل ہو۔

مٹر

مٹر موسم سرما کی ایک اہم سبزی ہے۔اس کا نباتاتی نام Pisum sativum اور انگریزی میں اسے Peas کہتے ہیں۔اہم غذائی اجزاء جو انسانی جسم کی نشوونما کیلئے درکار ہیں مٹر میں موجود ہوتے ہیں۔اس میں پروٹین کافی مقدار میں پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے اسے گوشت کا نعم البدل قرار دیا جاتا ہے۔مٹر ایک پسندیدہ سبزی ہے جسے کئی طریقوں سے کھایا جاتا ہے۔اسے چاول، گوشت اور دوسری سبزیوں کے ساتھ ملا کر بھی پکایا جاتا ہے اور پھلیوں سمیت اُبال کر یا روسٹ کر کے بھی کھایا جاسکتا ہے۔علاوہ ازیں اس کو ڈبوں میں محفوظ کر کے رکھا جاسکتا ہے اور دور دراز مقامات پر پہنچایا جاسکتا ہے۔

آب و ہوا

مٹر کے بیج کے اچھے اُگاؤ کیلئے 20 تا25 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے اور نشوونماء کے لئے معتدل آب و ہوا موزوں ہے۔پنجاب میں مٹر کی زیادہ تر کاشت شیخوپورہ، گوجرانوالہ، قصور، ساہیوال، اوکاڑہ، پاکپتن، ٹوبہ ٹیک سنگھ، ملتان، خانیوال اور وہاڑی کے اضلاع میں ہوتی ہے۔

وقت کاشت

اگیتی اقسام سے سبز پھلیاں حاصل کرنے کیلئے کاشت کا موزوں وقت ستمبر کا آخری یا اکتوبر کا پہلا ہفتہ ہے۔ستمبر کے مہینے میں اگر اچھی بارش ہو جائے اور درجہ حرارت سازگار ہو جائے تو 20 ستمبر سے کاشت شروع کی جاسکتی ہے ورنہ اکتوبر میں بوائی کریں۔پنجاب کے شمالی علاقوں میں ستمبر میں کاشت کیلئے حالات سازگار ہو جاتے ہیں۔ پچھیتی اقسام سے سبز پھلیاں حاصل کرنے کیلئے کاشت کا بہترین وقت اکتوبر کا آخری ہفتہ یا نومبر کا پہلا ہفتہ ہے۔

شرح بیج

مٹر کی اگیتی اقسام کیلئے 30 تا35 کلوگرام اور پچھیتی اقسام کیلئے 20 تا25 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔

مٹر کی ترقی دادہ اقسام

وقتِ کاشت کے لحاظ سے مٹر کی اگیتی اور پچھیتی اقسام ہیں۔اگیتی اقسام کا فصلی دورانیہ 60 تا70 دن ہے جبکہ پچھیتی اقسام کا دورانیہ 100 تا125 دن تک ہے۔تحقیقاتی ادارہ سبزیات فیصل آباد کی تیار کردہ اگیتی اور پچھیتی اقسام اور خصوصیات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	اقسام	گروپ	خصوصیات
1	سپریم	اگیتی	اس کی پیداواری صلاحیت تمام اگیتی اقسام سے زیادہ ہے۔سبز پھلیوں کی پیداوار 100 من فی ایکڑ تک ہے اور بیج کی پیداوار 20 تا25 من فی ایکڑ ہے۔اس کی پھلی لمبی اور تلوار نما ہوتی ہے۔دانے گول اور سائز میں چھوٹے ہیں۔پھلی میں دانوں کی تعداد 9 تا11 ہے۔
2	مٹر 2009	اگیتی/ پچھیتی	یہ اچھی پیداواری صلاحیت کی حامل قسم ہے۔اس کی پھلی لمبی اور تلوار نما ہوتی ہے اور اس میں 9 تا11 دانے ہوتے ہیں۔اس کا دانہ موٹا، سبز اور میٹھا ہوتا ہے اور یہ بیماریوں اور کیڑوں کے خلاف بہتر قوتِ مدافعت رکھتی ہے۔سبز پھلیوں کی پیداواری صلاحیت 80 تا85 من فی ایکڑ جبکہ بیج کیلئے کاشت کی گئی فصل کی پیداواری صلاحیت 25 تا30 من فی ایکڑ ہے۔
3	میٹیور	اگیتی	اس کا قد چھوٹا ہوتا ہے اور پودوں کا رنگ گہرا سبز ہوتا ہے۔پھلی کی لمبائی 7 سینٹی میٹر اور ایک پھلی میں اوسطاً 7 تا8 دانے ہوتے ہیں۔پھلی کا رنگ سبز ہوتا ہے۔اس کے پکے ہوئے دانے رنگ میں سبز جبکہ شکل میں گول ہوتے ہیں البتہ ہر دانے پر ایک چھوٹا سا گڑھا ہوتا ہے جو اس قسم کی خاص پہچان ہے۔سبز پھلیوں کی پیداوار 55 تا60 من فی ایکڑ جبکہ بیج کیلئے کاشت کی گئی فصل کی پیداوار 20 تا25 من فی ایکڑ ہوتی ہے۔
4	سرسبز	اگیتی/ پچھیتی	یہ زیادہ پیداوار دینے والی اچھی قسم ہے۔اسکی پھلی لمبی، چوڑی اور اس میں 6 تا 7 دانے ہوتے ہیں۔اسکی سبز پھلیوں کی پیداواری صلاحیت 75 تا80 من فی ایکڑ ہے۔
5	کلائمیکس اِمپرووڈ	پچھیتی	اس کی پھلیوں کا رنگ سبز اور لمبائی 8 تا9 سینٹی میٹر ہے۔ایک پھلی میں 7 تا8 دانے ہوتے ہیں۔پودے قد میں درمیانے اور شروع ہی سے شاخیں بنا لیتے ہیں۔پکنے پر اس کے دانے پچکے اور زرد ہوتے ہیں۔سبز پھلیوں کی پیداوار 45 تا50 من فی ایکڑ ہے۔بیج کیلئے کاشت شدہ فصل سے 20 تا25 من فی ایکڑ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔

کیمیائی کھادوں کا استعمال

خوراکی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			مقدار کھاد (بوری فی ایکڑ)	
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوائی کے وقت	پھول آنے پر
35	35	25 تا 37.5	چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ (18 فیصد) + ایک بوری امونیم نائٹریٹ+ایک تا ڈیڑھ بوری ایس او پی یا ڈیڑھ بوری ڈی اے پی، ایک تا ڈیڑھ بوری ایس او پی	ایک بوری یوریا

زمین کی تیاری و نامیاتی کھادوں کا استعمال

مٹر کی کاشت کیلئے زرخیز میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو موزوں ہے جبکہ کلراٹھی اور شور زدہ زمین اس کی کاشت کے لئے موزوں نہیں۔ فصل کی کاشت سے ایک ماہ قبل 10 تا 12 ٹن فی ایکڑ، گوبر کی گلی سڑی کھاد ڈال کر ایک دفعہ مٹی پلٹنے والا ہل چلائیں تا کہ یہ اچھی طرح زمین میں مل جائے۔ اس کے بعد کھیت کو ہموار کر کے کیاروں میں تقسیم کرلیں اور راونی کر دیں۔ وتر آنے پر دو تا تین دفعہ ہل اور سہاگہ چلا کر زمین کو اچھی طرح نرم اور بھربھرا کرلیں۔ جڑی بوٹیاں اُگنے کیلئے کھیت کو چند دن چھوڑ دیں۔ فصل کی کاشت کے وقت دو تا تین بار ہل اور سہاگہ چلا کر زمین اچھی طرح تیار کرلیں۔

طریقہ کاشت

اگیتی اقسام کو اڑھائی فٹ چوڑی پٹریوں کے دونوں جانب کاشت کیا جاتا ہے اور بیج 2 انچ کے باہمی فاصلے پر لگایا جاتا ہے۔ پچھیتی اقسام کی کاشت کیلئے پٹریوں کی چوڑائی 3 تا 4 فٹ جبکہ پودوں کا درمیانی فاصلہ 3 تا 4 انچ رکھا جاتا ہے۔ بیج والی فصل کو بذریعہ ڈرل تر وتر میں کاشت کیا جاتا ہے اور قطاروں کا باہمی فاصلہ ایک فٹ رکھا جاتا ہے۔ کھیت لیزر لینڈ لیور سے لیول کیا گیا ہو یاد رہے کہ بیج کی گہرائی ایک انچ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔

مٹر کی فصل کی جڑی بوٹیوں کا انسداد

مٹر کی فصل میں مختلف جڑی بوٹیاں مثلاً کُرنڈ، باتھو، اٹ سِٹ، جنگلی پالک، مَینا، سینجی، دُمبی گھاس، لہلی، جنگلی ہالوں، پیازی اور ڈیلا وغیرہ اُگ آتی ہیں۔ جڑی بوٹیاں فصل کی خوراک، پانی اور روشنی میں حصہ دار بننے کے ساتھ ساتھ بیماریاں اور کیڑے پھیلانے میں بھی مددگار بنتی ہیں۔

گوڈی

جڑی بوٹیاں تلف کرنے کیلئے گوڈی کی اہمیت اپنی جگہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کیونکہ اس سے زمین نرم ہو جاتی ہے اور اس میں آکسیجن کا گزر بڑھ جاتا ہے جس کے نتیجہ میں پودوں کی بڑھوتری تیز ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس زہر کے استعمال سے جڑی بوٹیاں تو تلف ہو جاتی ہیں لیکن پودوں کی نشوونما متاثر ہوتی ہے۔ اس لئے زیادہ بہتر ہے کہ اگر ممکن ہو تو جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے گوڈی کریں۔

کیمیائی انسداد

جڑی بوٹیوں کے کیمیائی انسداد کے لیے پینڈی میتھالین بحساب 1.5 لٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔ اگر ڈیلا اُگنے کا احتمال ہو تو ایس میٹولا کلور بحساب 800 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔ یہ زہریں بوائی کے فوراً بعد تر وتر میں سپرے کرنے سے بہتر نتائج دیتی ہیں۔ اُگی ہوئی دُمبی سٹی کے لیے پینا کسولم (Penoxulam) بحساب 330 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔

آبپاشی

اگیتی کاشتہ فصل کو شروع میں ہر ہفتے پانی کی ضرورت ہوتی ہے تاہم موسم سرد ہو جانے پر یہ وقفہ بڑھایا جاسکتا ہے۔ بیج والی فصل کو پھول آنے اور پھلیاں بننے پر آبپاشی ضرور کریں۔

پرندوں سے حفاظت

مٹر کی پھلیوں کو مختلف پرندے مثلاً طوطا، کوا، چڑیاں وغیرہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ پھلیاں جب دانوں سے بھری ہوئی، سبز اور نرم ہوں تو اس وقت نقصان کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس کیلئے مندرجہ ذیل طریقوں پر عمل کرنے سے بہتر نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

- فصل کاشت کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ کھیت کے قریب زیادہ درخت نہ ہوں
- پرندے زیادہ تر صبح اور شام کے وقت نقصان پہنچاتے ہیں، ان اوقات میں پٹاخے وغیرہ چلا کر پرندوں کو بھگانے کا انتظام کریں
- چمکدار باریک پلاسٹک کا فیتہ مناسب فاصلے پر کھیت کے آر پار لگا دیں، اس کے ہلنے سے پرندے کھیت سے دور رہتے ہیں
- سفید پرانی قمیض ڈنڈھے وغیرہ پر ڈال کر آدمی کی شکل بنا کر کھیت میں گاڑھ دیں، ایسا کرنے سے بھی پرندوں سے بچاؤ میں مدد ملتی ہے

برداشت

جب پھلیوں میں دانے بھر جائیں تو سبز پھلیوں کی چنائی کر لیں۔ چنائی احتیاط سے کریں تا کہ پودے اُلٹ پلٹ نہ ہوں۔ مقامی منڈی میں فروخت کیلئے چنائی صبح کے وقت جبکہ دور دراز کی منڈی کیلئے شام کو کریں۔ پھلیوں کو کپڑے کی صاف بوریوں میں رکھیں تا کہ ان کا رنگ اور تازگی متاثر نہ ہوں۔ عام طور پر اگیتی اقسام دو جبکہ پچھیتی اقسام تین چنائیاں دیتی ہیں۔

پھول گوبھی

پھول گوبھی موسم سرما کی ایک لذیذ سبزی ہے۔ اس کا نباتاتی نام براسیکا اولریسی (Brassica oleracea var. botrytis) ہے۔ پھول گوبھی غذائیت سے بھرپور ریشہ دار سبزی ہے اور وٹامن سی، مینگانیز اور فولک ایسڈ کا اچھا ذریعہ ہونے کی وجہ سے مفید سبزی ہے۔ اس میں وٹامن کے، اومیگا3 اور دیگر فیٹی ایسڈز کی موجودگی مختلف بیماریوں کو کم کرنے میں مدد دیتی ہے۔

آب و ہوا

پھول گوبھی سرد مرطوب آب و ہوا میں اچھی پیداوار دیتی ہے۔ اس کی نشوونما کے لیے مناسب درجہ حرارت 17 تا 18 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔ فصل کے پکنے کے وقت اگر درجہ حرارت 20 ڈگری سینٹی گریڈ سے زیادہ ہو جائے تو اس کی نشوونما پر برا اثر پڑتا ہے اور اگر درجہ حرارت 30 تا 35 ڈگری سینٹی گریڈ سے زیادہ ہو جائے تو سبز پتیاں نکل آتی ہیں جس سے پھول کی کوالٹی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔

وقت کاشت

پھول گوبھی کو نیچے دیے گئے وقت کے مطابق کاشت کریں۔

نمبر شمار	فصل / قسم	پنیری کا وقتِ کاشت	پنیری کا وقتِ منتقلی	برداشت
1	اگیتی ہائبرڈ	شروع ستمبر	ستمبر، اکتوبر	دسمبر، جنوری
2	درمیانی ہائبرڈ	وسط ستمبر تا وسط اکتوبر	آخر اکتوبر تا شروع نومبر	فروری
3	پچھیتی	اکتوبر، نومبر	نومبر، دسمبر	مارچ

نوٹ: پھول گوبھی کی مختلف اقسام کو ان کے گروپ کے لحاظ سے سفارش کردہ وقت پر کاشت کریں۔ مندرجہ بالا وقتِ کاشت وسطی اور جنوبی پنجاب کے لئے دیا گیا ہے۔ نہروں کے قریبی رقبے اور صوبہ پنجاب کے ٹھنڈی آب و ہوا والے علاقے جیسا کہ وادی سون اور فورٹ منرو وغیرہ میں پھول گوبھی کی پہلی اگیتی فصل کو دیئے گئے وقت سے پہلے بھی کاشت کیا جا سکتا ہے۔

شرح بیج

اگیتی اقسام کے لیے ایک کلوگرام بیج جبکہ درمیانی و پچھیتی دوغلی اقسام کے لیے 110 گرام بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔ موسم گرما میں اگیتی اقسام کی پنیری کی کاشت کے وقت زیادہ درجہ حرارت پودوں کے مرنے میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔ اگر اسے کنٹرول کر لیا جائے تو بیج کی تھوڑی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔

پنیری اُگانے کا طریقہ

مئی جون میں سخت گرمی کے سبب اگیتی اقسام کی پنیری اُگانا ایک مشکل کام ہے۔ صحت مند، بیماریوں سے پاک پنیری اُگانے کے لیے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

- زرخیز اور نامیاتی مادہ سے بھرپور زمین کا انتخاب کریں
- آبپاشی کے لیے پانی ہر لحاظ سے موزوں ہو
- زمین پھپھوندی والی بیماریوں سے پاک ہو
- موزوں اقسام کا انتخاب کریں اور بوائی وقت پر کریں
- کیاریوں کی زمین بالکل ہموار اور بھربھری ہو
- کھیت جڑی بوٹیوں سے پاک ہو
- جون تا جولائی میں پنیری کو اگر سایہ دار جگہ پر کاشت کیا جائے تو اگاؤ اور پنیری کی بڑھوتری بہتر ہوتی ہے

ایک ایکڑ اگیتی فصل کی پنیری اُگانے کے لیے 25 میٹر لمبی اور ایک میٹر چوڑی 22 تا 30 سینٹی میٹر اونچی پٹریاں بنا لیں تا کہ بارش کی صورت میں پانی پنیری والی جگہ پر نہ چڑھے۔ تیار شدہ پٹری پر آدھا تا ایک انچ گہری 7 سینٹی میٹر کے باہمی فاصلے پر لکیروں میں کیرا کریں اور بیج

کے اوپر مٹی کی ہلکی سی تہہ چڑھا دیں۔ پنیری کو شام کے وقت کاشت کر کے سرکنڈے کی سرکی سے ڈھانپ دیں اور صبح و شام فوارے سے اس طرح آبپاشی کریں کہ زمین وتر حالت میں رہے۔ اس طرح تین چار دن میں پنیری اُگ آئے گی۔ جونہی اگاؤ 50 فیصد ہو جائے سرکنڈے کی سرکی شام کے وقت اتار دیں ورنہ پودے کمزور ہو جاتے ہیں۔ اگیتی اور درمیانی اقسام کی پنیری 35 تا 40 دنوں میں جبکہ پچھیتی اقسام کی پنیری 35 دنوں میں منتقلی کے قابل ہو جاتی ہیں۔ منتقلی والے دن پنیری والی کیاریوں کو پانی دے دیں تاکہ زمین نرم ہو جائے اور نرسری اکھاڑتے وقت جڑیں نہ ٹوٹیں۔ اگیتی گوبھی کی پنیری کھیلیوں پر بھی کاشت کی جاسکتی ہے۔

زمین کی تیاری اور طریقہ کاشت

پھول گوبھی کی کامیاب کاشت کے لیے اچھی ساخت والی زرخیز زمین جس میں نامیاتی مادہ کافی ہو اور پانی کا نکاس بہتر ہو منتخب کرنی چاہیے۔ کاشت سے تقریباً ایک ماہ پہلے 15 تا 20 ٹن گوبر کی گلی سڑی کھاد زمین میں اچھی طرح ملا کر آبپاشی کر دی جائے۔ پنیری کی منتقلی کے لئے زمین کی تیاری کے وقت سفارش کردہ کھاد ڈال کر زمین تیار کریں اور ایک ایک کنال کے کیارے بنا لیں۔ 2.5 فٹ کے باہمی فاصلے پر کھیلیاں بنا کر ان میں پانی چھوڑ دیں اور شام کے وقت تر وتر میں کھرپے کے ساتھ پنیری منتقل کریں۔ اگیتی فصل کے پودے ایک فٹ کے باہمی فاصلے پر پٹڑی کے ایک طرف لگائیں جبکہ درمیانی کاشت کے پودے ڈیڑھ فٹ کے باہمی فاصلے پر لگائیں۔ پنیری کی منتقلی کے ایک ماہ بعد پودوں کے گرد مٹی چڑھا کر نائٹروجنی کھاد کی بقیہ مقدار ڈال دیں۔

کھادوں کا استعمال

بوائی کے وقت 2 بوری ڈی اے پی اور ایک بوری ایس او پی استعمال کریں۔ پہلے چار پانیوں پر آدھی آدھی بوری یوریا فی ایکڑ ہر پانی کے ساتھ ڈالیں یا بوائی کے وقت ایک بوری ڈی اے پی اور ایک بوری ایس او پی ڈالیں اور پہلے چار پانیوں پر پونی بوری نائٹروفاس اور چوتھائی بوری یوریا فی ایکڑ ہر پانی کے ساتھ ڈالیں

نوٹ:
- جولائی میں کاشتہ فصل کو نومبر والی فصل کی نسبت کھاد کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔
- بوائی کے وقت 5 کلو زنک سلفیٹ 33 فی صد والا اور بورک ایسڈ 2.5 کلو فی ایکڑ ڈالیں۔

آبپاشی

پھول گوبھی کے اچھے پھول حاصل کرنے کے لیے زمین میں مناسب نمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلا پانی نرسری کی منتقلی کے فوراً بعد لگائیں۔ اگیتی اقسام کی پہلی تین آبپاشیاں 4 دن کے وقفہ سے کریں اس کے بعد حسبِ ضرورت آبپاشی کریں۔ پچھیتی اقسام کو پہلے دو پانی ہفتہ وار اور اس کے بعد حسبِ ضرورت پانی لگاتے رہیں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

جڑی بوٹیوں کی تلفی بذریعہ گوڈی کریں یا جڑی بوٹی کش زہروں کا استعمال کریں۔ پنیری کی منتقلی کے 30 دن بعد گوڈی کر کے مٹی چڑھا دیں۔

برداشت

جب پھول مناسب سائز کے ہو جائیں تو انہیں برداشت کرلیں اور ہر تیسرے روز فصل کا معائنہ کرتے رہیں تاکہ تیار شدہ پھول برداشت کئے جاسکیں۔ زیادہ دیر تک کھیت میں رکھنے سے پھول کا سفید رنگ اور ٹھوس حالت برقرار نہیں رہتی اور قیمت کم ملتی ہے۔

بند گوبھی

بند گوبھی کا نباتاتی نام (Brassica oleracea var. capitata) ہے۔ طبی لحاظ سے بند گوبھی کی تاثیر سرد تر شمار کی جاتی ہے۔ ریشہ دار ہونے کی وجہ سے یہ قبض کشا ہے اور وزن کم کرنے، پیشاب آور ہونے کے ساتھ ساتھ مصفی خون بھی ہے۔ یہ السر اور شوگر کے مریضوں کیلئے بہترین نیز کینسر کا علاج میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

آب وہوا

سرد خشک آب وہوا بند گوبھی کی نشوونما کے لیے زیادہ سازگار ہے۔ اُگاؤ کیلئے معتدل گرم (25 تا 30 ڈگری سینٹی گریڈ) موسم چاہیے۔ بہتر کوالٹی کے ہیڈ بننے کے لئے کم درجہ حرارت یعنی 12 تا 18 ڈگری سینٹی گریڈ درکار ہے۔ یہ پنجاب بھر میں اگائی جاسکتی ہے۔ آبپاش علاقوں میں شہروں کے قریب اس کی کاشت زیادہ ہوتی ہے۔ لاہور ڈویژن اور سون سکیسر کے علاقے میں اس کی کاشت زیادہ ہوتی ہے۔

وقتِ کاشت

نرسری کی کاشت ستمبر تا اکتوبر ہوتی رہتی ہے بیج سے براہ راست کاشت یکم ستمبر تا وسط اکتوبر کی جاسکتی ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے پیش نظر زیادہ اگیتی (اگست کی) کاشت سے اجتناب کیا جائے۔ نرسری کی منتقلی یکم اکتوبر سے دسمبر تک کی جاسکتی ہے۔ پانچ ہفتے (پانچ چھ پتوں والی) کی نرسری منتقلی کے قابل ہو جاتی ہے۔

شرح بیج

عام اقسام کی ایک ایکڑ کی نرسری کے لئے 500 گرام جبکہ ہائبرڈ اقسام براہ راست کاشت کے لئے 100 تا 120 گرام بیج فی ایکڑ ہونا چاہیے۔ بیج کی روئیدگی اگرچہ چار سال تک برقرار رہتی ہے لیکن بہتر ہے کہ دو سال سے زیادہ پرانا بیج نہ استعمال کریں۔

موزوں زمین

یہ فصل زرخیز میرا اور بہتر نکاس والی زمین میں اچھی پیداوار دیتی ہے۔ ریتلی اور کلراٹھی زمین اس کے لیے موزوں نہیں۔ چونکہ اس کا بیج بہت باریک ہوتا ہے اس لیے یکساں اور اچھے اگاؤ کے لیے نرم اور بھربھری زمینی تیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ فصل چونکہ کم گہری جڑوں والی ہے اس لئے زیادہ گہرائی تک زمین تیار کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بند گوبھی کے یکساں اگاؤ کے لئے زمین کا ہموار ہونا بہت ضروری ہے۔ زیادہ بہتر ہے کہ ہمواری زمین بذریعہ لیزر لینڈ لیولر کروائی جائے۔

طریقہ کاشت

بند گوبھی اگرچہ میرا اور ہلکی میرا زمین میں ہموار زمین پر قطاروں میں بھی کاشت کی جاسکتی ہے لیکن بھاری میرا زمین میں خصوصاً اگیتی کاشت کی صورت میں کھیلیوں یا پٹڑیوں کے کناروں پر بیج لگا کر یا نرسری منتقل کر کے کی جاتی ہے۔ پودوں کا باہمی فاصلہ ایک تا ڈیڑھ فٹ اور پٹڑیوں کا باہمی فاصلہ اڑھائی فٹ رکھا جائے۔ اس طرح ایک ایکڑ میں 15 تا 18 ہزار پودے لگائے جائیں۔ بند گوبھی کا پودا چونکہ زیادہ نہیں پھیلتا اس لیے اس کے ساتھ دیگر سبزیوں کی مخلوط کاشت آسانی سے کی جاسکتی ہے۔ پٹڑیوں کے ایک طرف بند گوبھی اور دوسری طرف مٹر، چقندر یا پیاز کاشت کیا جاسکتا ہے۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

اگست سے اکتوبر کے درمیان کاشتہ بند گوبھی کی فصل کو اٹ سٹ، چولائی، قلفہ، مدھانہ، لمب گھاس وغیرہ نقصان پہنچاتی ہیں۔ اگر فصل نومبر میں کاشت کی جائے تو جنگلی ہالوں، باتھو کرنڈ، جنگلی پالک اور دمبی سٹی زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں۔ بیج سے براہ راست کاشت کی صورت میں مندرجہ بالا جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے بوائی کے 24 تا 72 گھنٹے بعد پینڈی میتھالین ایک لٹر یا ایس میٹولا کلور 600 ملی لٹر فی ایکڑ کے حساب سے سپرے کی جاسکتی ہیں۔

کھادوں کا استعمال

خوراکی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			مقدار کھاد (بوری فی ایکڑ)	
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوائی کے وقت	30 تا 45 دن کے بعد
40 سے 45	35 سے 40	25	ڈیڑھ تا پونے دو بوری ڈی اے پی، ایک تہائی بوری یوریا اور ایک بوری ایس او پی	کاشت کے 30 سے 45 دن کے اندر ایک یا دو اقساط میں ایک بوری یوریا ڈالیں یا 2 بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ ڈالیں

نوٹ: معیاری پیداوار حاصل کرنے کے لیے 4 ٹن پولٹری کی کھاد یا 12 تا 15 ٹن گوبر کی گلی سڑی کھاد فی ایکڑ ڈالیں۔

اگر نومبر و دسمبر میں نرسری منتقل کریں تو ایس میٹولا کلور 800 ملی لٹر فی ایکڑ کے حساب سے سپرے کریں۔اٹ سٹ کے تدارک کے لئے ایس میٹولا کلور 500 ملی لٹر فی ایکڑ کے حساب سے سپرے کی جاسکتی ہے۔

آبپاشی

زمینی ساخت اور وقت کاشت کی مناسبت سے اس کو چار تا پانچ مرتبہ آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے۔آبپاشی 10 تا 12 دن کے وقفے سے اکتوبر تک جاری رکھیں اور سردیوں میں اس کا وقفہ 15 تا 21 دن کر دیں۔جب اس کے پھول (ہیڈ) بن رہے ہوتے ہیں اس وقت سوکا نہیں لگنا چاہیے۔براہ راست بیج سے کاشتہ فصل کو پہلا پانی مکمل احتیاط سے لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اور اگست یا ستمبر کاشتہ فصل کو دوسرا پانی وتر چڑھا کر لگانے کی سفارش کی جاتی ہے۔

برداشت

بند گوبھی اوسطاً 90 تا 100 دنوں میں تیار ہوتی ہے۔اگیتی اقسام 70 دنوں میں اور بڑے سائز کے ہیڈ Large Heads والی قسم 130 دنوں میں تیار ہوتی ہے۔جب بند گوبھی کے پھول (ہیڈ) پتے لپٹنے کی وجہ سے قدرے سخت ہو جائیں تو ان کو کاٹ لیا جائے۔زیادہ سخت ہونے پر کاٹی گئی بند گوبھی زیادہ دنوں تک محفوظ نہیں رہ سکتی۔

گاجر

گاجر موسم سرما کی مقبول اور غذائیت سے بھرپور سبزی ہے۔ اس کا سلاد ،اچار اور حلوہ بھی مقبول عام ہے۔ اس کا جوس حیاتین اے کا بہترین ذریعہ ہے۔یہ پیٹ کے کیڑوں (Thread worms) کیلئے بھی اکسیر ہے۔ پیشاب آور ہونے کی وجہ سے یورک ایسڈ کی زیادتی اور استسقاء کا بھی علاج ہے۔ہپاٹائٹس اور جگر کے امراض کے لیے مفید ہے۔وٹامن اے وافر ہونے کی وجہ سے گاجر آنکھوں کے لیے بہترین ہے۔اس کے علاوہ گاجر خون کی گرمی کو کم کرتی ہے۔غذائی اہمیت کے پیش نظر یہ سیب کی خصوصیات رکھتی ہے۔کاشتکار جدید پیداواری عوامل اپنا کر نہ صرف عوام کو سستی گاجر فراہم کر سکتے ہیں بلکہ اپنی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ بھی کر سکتے ہیں۔

آب و ہوا

گاجر سرد آب و ہوا کی فصل ہے، بیج کے اگاؤ کیلئے 15 تا 18 ڈگری سینٹی گریڈ مثالی درجہ حرارت ہے البتہ 18 تا 24 درجہ ڈگری سینٹی گریڈ تک اگاؤ متاثر نہیں ہوتا۔

اقسام

گاجر کی منظور شدہ قسم ٹی۔29 ہے جو بہتر پیداواری صلاحیت کی حامل اور بہتر قوت مدافعت رکھتی ہے۔اس کے علاوہ گاجر کی درآمد شدہ اقسام بھی دستیاب ہیں۔

شرح بیج

ہمیشہ اچھی قسم کا صحت مند اور زیادہ روئیدگی والا بیج جو جڑی بوٹیوں سے پاک وصاف ہو استعمال کرنا چاہیے۔چھٹہ کے لئے 6 تا 8 اور ڈرل کاشت کے لئے 4 تا 6 کلوگرام بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔بیج کو ہمیشہ پھپھوندی کش زہر لگا کر کاشت کرنا چاہیے۔اس مقصد کے لیے تھائیوفینیٹ میتھائل یا میٹالیکسل + مینکوزیب بحساب 2 گرام فی کلوگرام بیج استعمال کریں۔اگیتی فصل کے لئے چھٹہ کی صورت میں شرح بیج 10 کلوگرام فی ایکڑ تک کیا جاسکتا ہے۔بوائی سے پہلے بیج کو اگر 12 گھنٹے کے لئے پانی میں بھگو لیا جائے تو شرح اگاؤ بہتر ہو جاتی ہے۔

وقت کاشت

وسطی پنجاب میں اسکی اگیتی کاشت ستمبر میں شروع ہو جاتی ہے اور پچھیتی کاشت اکتوبر کے آخر تک جاری رہتی ہے۔ستمبر کا دوسرا پندرھواڑہ اس کی کاشت کیلئے نہایت موزوں ہے۔یورپ سے درآمد شدہ نارنگی رنگ کی اقسام نومبر و دسمبر میں کاشت ہوتی ہیں۔زیادہ درجہ حرارت بیج کے اگاؤ پر اثر انداز ہوتا ہے۔

موزوں زمین

گاجر ہر قسم کی زمین میں کاشت کی جاسکتی ہے تاہم اچھی کوالٹی یعنی خوبصورت لمبی اور ہموار گاجر پیدا کرنے اور زیادہ پیداوار حاصل کرنے کیلئے میرا زمین موزوں ہے۔چکنی زمین میں کئی جڑوں والی چھوٹی گاجریں بننے کا امکان زیادہ ہوتا ہے جبکہ بہت زیادہ نامیاتی مادہ والی زمین میں بھی گاجر کی کوالٹی اور رنگت خراب ہو جاتی ہے۔

زمین کی تیاری

گاجر لمبی جڑ والی فصل ہے۔اگر زمین اچھی طرح تیار نہ ہو اور اس میں مٹی کے ڈلے یا گوبر کی کچی کھاد (FYM) موجود ہو تو گاجر کی شکل اور رنگت متاثر ہوتی ہے، اس لئے زمین کا خوب گہرائی تک

نرم اور بھربھرا ہونا ضروری ہے۔اس کیلئے وتر حالت میں 3 تا 4 مرتبہ گہرا ہل چلائیں اور سہاگہ دے کر زمین اچھی طرح تیار کرلیا جائے۔

طریقہ کاشت و آبپاشی

اچھی طرح ہموار اور تیار شدہ زمین میں 75 سینٹی میٹر (اڑھائی فٹ) کے فاصلہ پر کھیلیاں بنا کر دونوں کناروں پر ایک سینٹی میٹر گہری لائنوں میں بیج کیرا کر کے مٹی سے ڈھانپ دیں اور پانی اس طرح لگائیں کہ یہ پٹڑیوں پر ہرگز نہ چڑھنے پائے۔شروع میں ہفتہ میں دو دفعہ آبپاشی کرنے سے اگاؤ بہتر ہوتا ہے۔بعد میں فصل کی ضرورت کے مطابق وقفہ بڑھاتے جائیں لیکن ہفتہ وار آبپاشی بہتر رہتی ہے۔برداشت سے دو ہفتہ قبل پانی دینا بند کردیں تاکہ گاجر کی مٹھاس بڑھ جائے اور انھیں اکھاڑنے میں بھی سہولت ہو۔اب بوائی کے لئے ڈرل بھی دستیاب ہے۔

کھادوں کا استعمال

خوراکی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			مقدار کھاد (بوری فی ایکڑ)	
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	پنیری کی منتقلی کے وقت	ایک ماہ بعد
26 سے 36	35	25 تا 37.5	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی اور ایک بوری ایس او پی تا ڈیڑھ بوری	آدھی بوری تا ایک بوری یوریا

نوٹ: نائٹروجنی کھاد کا زیادہ استعمال گاجر کی کوالٹی خراب کر دیتا ہے۔

جڑی بوٹیوں کا تدارک اور چھدرائی

اچھی پیداوار کے حصول کیلئے جڑی بوٹیوں کا کنٹرول اشد ضروری ہے۔بوائی کے بعد دو سے چھ ہفتہ کے اندر جڑی بوٹیوں کا تدارک ضروری ہے۔اس کے بعد فصل خود ہی جڑی بوٹیوں پر قابو پالیتی ہے۔گاجر کی فصل میں پینڈی میتھالین بحساب 1 لٹر فی ایکڑ بوائی کے فوراً بعد تر وتر حالت میں سپرے کرنے سے جڑی بوٹیوں کا کامیاب تدارک ممکن ہے۔گاجر کی بہتر کوالٹی حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ بروقت چھدرائی کی جائے چھدرائی اس طرح کریں کہ پودوں کا درمیانی فاصلہ 2 تا 3 سینٹی میٹر رہے۔چھدرائی کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ پودے جڑوں سمیت نکلیں اور بہت زیادہ

بڑھوتری والے اور کمزور پودے نکال دیں۔اگر ڈیلا اگنے کا احتمال ہو تو ایس میٹولاکلور 800 ملی لٹر فی ایکڑ استعمال کریں بشرطیکہ کھیت لیزر لینڈ لیولر سے ہموار کیا گیا ہو۔

برداشت

گاجر 100 سے 120 دن بعد پوری طرح تیار ہوتی ہے۔تاہم روزمرہ استعمال کے لیے تقریباً 80 تا 90 دن بعد جب اسکی موٹائی 2 تا 4 سینٹی میٹر ہو جائے تو برداشت کیا جاسکتا ہے۔گاجر کی فصل برداشت کرنے سے دو ہفتہ قبل آبپاشی بند کر دینی چاہئے تاکہ زمین تر وتر حالت میں ہو جائے اور گاجریں اکھاڑنے میں مشکل نہ ہو۔آج کل گاجر کی برداشت اور دھلائی کے لیے مشینیں بھی استعمال ہو رہی ہیں۔

شلجم

شلجم کا نباتاتی نام براسیکا نیپس (Brassica napus var napa) ہے۔پنجاب کے دوسرے اضلاع کی نسبت گوجرانولہ، فیصل آباد اور سرگودھا میں شلجم زیادہ رقبہ پر کاشت ہوتا ہے۔طبی لحاظ سے شلجم بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔شلجم کے استعمال سے پھیپھڑوں کے کینسر، شوگر کے مرض میں کمی اور دل کے امراض سے کافی حد تک بچا جاسکتا ہے۔

اقسام و وقتِ کاشت

شلجم کی فصل نسبتاً سرد اور معتدل موسم کو پسند کرتی ہے۔ستمبر و اکتوبر کے مہینے شلجم کی کاشت کیلئے موزوں ترین ہیں۔اہم احتیاط یہ ہے کہ شلجم کی اقسام ان کے سفارش کردہ وقتِ کاشت پر لگائی جائیں ورنہ زیادہ پیداوار اور اچھی کوالٹی حاصل نہ ہو گی۔اس طرح شلجم کی اقسام کا چناؤ کرتے وقت زمین کی قسم اور علاقہ کاشت کو بھی مدنظر رکھیں۔شلجم کی اگیتی کاشت زرخیز اور ترجیحاً دریا، نہر یا راجباہ کے قریبی رقبہ پر کریں۔مختلف اقسام اور ان کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	اقسام	وقت کاشت	وقت برداشت	خصوصیات
1	اگیتا شاہکار-1	ستمبر	55-50 دنوں کے دوران	گرمی برداشت کرتی ہے۔ جلد تیار ہو جاتی ہے
2	پرپل ٹاپ	ستمبر	60-55 دن بعد	زیادہ دیر کھیت میں رہتی ہے۔ زیادہ پیداوار کی حامل ہے
3	گولڈن	اکتوبر	65-55 دن بعد	کھانے میں مزیدار ہے۔ زیادہ پیداوار کی حامل ہے

شرح بیج

اگیتی فصل کیلئے اگر بوائی بذریعہ چوپا یا کیرا کرنا مقصود ہو تو بیج کی شرح 1.5 تا 3 کلوگرام فی ایکڑ جبکہ موسمی کاشت کی صورت میں 1 تا 1.5 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔

زمین کی تیاری

شلجم کی اچھی پیداوار لینے کیلئے کھیت کا ہموار ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ نشیبی جگہ پر زیادہ اور اونچی جگہ پر کم پانی بیج کے اُگاؤ، بڑھوتری اور پیداوار پر بُرا اثر ڈالتا ہے۔ اس لئے کھیت میں گہرا ہل یا دو دفعہ عام ہل چلانے کے بعد کھیت کو مکمل ہموار کرنا چاہیے۔ زیادہ بہتر ہے کہ لیزر لینڈ لیولر کے ساتھ لیولنگ کروائی جائے۔ اس کے بعد گوبر کی مکمل گلی سڑی روڑی بحساب 10 تا 15 ٹن فی ایکڑ یکساں بکھیر کر کھیت میں ملا دینی چاہیے اور ہل چلانے کے ساتھ ساتھ اچھا سہاگہ دے کر یا آخر میں روٹاویٹر چلا کر زمین کو خوب نرم اور بُھربُھرا کر لینا چاہیے۔

طریقہ کاشت

کھیت کو تقریباً ایک ایک کنال کے کیاروں میں تقسیم کرلیں اور اڑھائی فٹ کے باہمی فاصلہ پر کھیلیاں بنالیں۔ ان کے دونوں کناروں پر کسی لکڑی وغیرہ سے ایک انچ گہری لکیریں نکال لیں اور ان میں بیج کا کیرا کریں۔ بیج بونے کے بعد ہاتھ سے مٹی ڈال کر بیج کو ڈھانپ دیں۔ کیرے کے علاوہ وٹوں کے دونوں کناروں پر 6 انچ کے باہمی فاصلے پر چوپا بھی لگایا جاسکتا ہے۔

کیمیائی کھادوں کا استعمال

قسم فصل	خوراکی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			مقدار کھاد (بوری فی ایکڑ)	
	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوائی کے وقت	دوسری قسط
موسمی فصل	20	23	25 تا 37.5	ایک بوری ڈی اے پی اور ایک سے ڈیڑھ بوری ایس او پی	25 سے 40 دن بعد آدھی بوری یوریا
اگیتی فصل	20	23	37.5	ایک بوری ڈی اے پی اور ڈیڑھ بوری ایس او پی	20 سے 25 دن بعد آدھی بوری یوریا

نوٹ: فصل کی ضرورت کے مطابق دوسری قسط میں ایک بوری یوریا فی ایکڑ استعمال کی جاسکتی ہے۔

آبپاشی

پہلا پانی بوائی کے فوراً بعد نہایت احتیاط سے اس طرح لگانا چاہیے کہ پانی پٹڑیوں یعنی بیج والی جگہ سے نیچے رہے اور بیج تک صرف نمی پہنچے۔ اگر پانی پٹڑیوں پر چڑھ جائے تو زمین کی سطح سخت ہو جانے سے اُگاؤ متاثر ہوتا ہے اور شلجم کی جڑ بھی اچھی نہ بنے گی۔ مناسب نمی پہنچانے کیلئے پانی لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے پانی بیج والی جگہ سے 6 تا 7 سینٹی میٹر نیچے رکھیں۔ گھنٹہ دو گھنٹہ بعد جب کافی پانی زمین میں جذب ہو جائے تو ایک مرتبہ پھر اُتنا پانی لگا دیں۔ پہلے پانی کا زیادہ حصہ کھالیوں میں جذب ہو جاتا ہے جبکہ بعد والے پانی کی نمی اوپر تک حتٰی کہ وٹوں کے درمیان تک پہنچ جاتی ہے۔

چھدرائی اور گوڈی

جب شلجم کے پودے کا تیسرا یا چوتھا پتا نکلنے لگے تو چھدرائی کر دینی چاہیے۔ 4 تا 5 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر کئے گئے چوپے والی فصل میں ایک پودا فی چوپا چھوڑ کر اور لائنوں میں کیرے والی فصل میں 6 تا 7 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر ایک صحتمند پودا چھوڑ کر باقی پودے نکال دینے چاہئیں۔ چھدرائی کا عمل جلد از جلد مکمل کرنا چاہیے کیونکہ بروقت چھدرائی کرنے سے جڑ موٹی اور خوبصورت بنتی ہے۔

جولائی واگست والی فصل میں پودوں کی بڑھوتری شروع ہونے پر چھدرائی کریں کیونکہ گرمی کی وجہ سے اکثر پودے متاثر ہونے یا مرنے کا امکان ہوتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ شلجم کی فصل کو کم از کم دو گوڈیاں ضرور کریں تا کہ جڑی بوٹیوں کی تلفی ہو سکے اور دوسری گوڈی کے بعد نائٹروجنی کھاد کی دوسری قسط ڈال دیں جس سے پیداوار اچھی ہوگی اور شلجم خوبصورت بنیں گے۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کیلئے ماہرین کے مشورہ کے بغیر ہرگز کوئی زہر استعمال نہ کریں۔

برداشت

شلجم کی برداشت قسم کے لحاظ سے کرنی چاہیے۔ اگیتا پرپل ٹاپ کو 55 تا 60 دن کے دوران برداشت کر لینا چاہیے ورنہ شلجم اندر سے کھوکھلے ہو جاتے ہیں اور مارکیٹ میں ان کی قیمت کم ملتی ہے۔ پچھیتی قسم گولڈن کو 60 تا 65 دن سے پہلے برداشت کر لینا چاہیے۔

مولی

مولی کروسی فری خاندان سے تعلق رکھتی ہے اور اس کا نباتاتی نام Raphanus Sativus ہے۔ طبی لحاظ سے مولی بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ مولی کو کئی طریقوں سے کھایا جاتا ہے۔ کدوکش کرنے کے بعد گھی میں بھوننے پر یہ نہایت لذیذ بنتی ہے۔ دوسری سبزیوں کے ساتھ پکا کر اِسے بطور سالن استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کو بطور سلاد بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں میں مولی کے پراٹھے بھی شوق سے کھائے جاتے ہیں۔

وقت کاشت

موسمی مولی ستمبر میں جبکہ پچھیتی مولی نومبر و دسمبر میں کاشت کریں۔

اقسام

چالیس یوم والی مولی (40 days) اگیتی کاشت میں بہتر نتائج دیتی ہے۔ یہ 35 تا 40 دن میں تیار ہو جاتی ہے۔ کھانے میں تھوڑی سخت ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں کڑواہٹ نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔ درمیانے موسم کے لیے قسم سفید پری جبکہ پچھیتے موسم کے لیے قسم آل سیزن موزوں قسمیں ہیں۔

شرح بیج

بذریعہ چوپا یا کیرا کرنا مقصود ہو تو بیج کی شرح 3 تا 4 کلوگرام فی ایکڑ جبکہ چھٹہ کی صورت میں 4 تا 5 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔ موسمی فصل کیلئے دونوں طریقہ بوائی میں 2.0 سے 2.5 کلوگرام فی ایکڑ بیج استعمال کریں۔ اگر چھٹہ کر کے کھیلیاں بنانی ہوں تو بیج کی شرح دوگنا رکھیں۔

زمین کی تیاری

مُولی بہتر نکاس والی زرخیز میرا زمین میں اچھی پیداوار دیتی ہے۔ مولی کی کاشت کے لئے کھیت کو ہموار کرنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ پٹڑی پر پانی چڑھ جانے کی وجہ سے بیج کا اگاؤ متاثر ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر بیج تک نمی نہ پہنچ سکے تب بھی اگاؤ نہیں ہوتا۔ اس لیے زمین ہموار کرنے کے بعد روٹا ویٹر چلا کر کاشت سے ایک ماہ قبل گوبر کی گلی سڑی کھاد 12 تا 15 ٹن فی ایکڑ کے حساب سے ڈال کر زمین میں ملا دیں اور کھیت کو پانی لگا دیں۔ وتر آنے پر دو دفعہ ہل اور سہاگہ چلائیں تا کہ جڑی بوٹیوں کے بیج اُگ آئیں۔

کھادوں کا استعمال

قسم فصل	خوراکی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			مقدار کھاد (بوری فی ایکڑ)	
	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوائی کے وقت	دوسری قسط
موسمی فصل	20	23	25 تا 37.5	ایک بوری ڈی اے پی اور ایک تا ڈیڑھ بوری ایس او پی	25 سے 40 دن بعد آدھی بوری یوریا
اگیتی فصل	20	23	25 تا 37.5	ایک بوری ڈی اے پی اور ایک تا ڈیڑھ بوری ایس او پی	20 سے 25 دن بعد آدھی بوری یوریا 40 دن والی قسم کو 18 تا 20 دن تک یہ قسط ڈالیں

طریقہ کاشت

کھیت کو تقریباً ایک کنال کے کیاروں میں تقسیم کرلیں اور 75 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر کھیلیاں بنالیں۔ ان پٹریوں کے دونوں کناروں پر کسی لکڑی وغیرہ سے 2 تا 3 سینٹی میٹر گہری لکیریں نکال لیں اور ان میں بیج کا کیرا کریں۔ بیج بونے کے بعد ہاتھ سے مٹی ڈال کر بیج کو ڈھانپ دیں۔ کھیت کے اِردگرد پھر کر اچھی طرح اطمینان کرلیں کہ کہیں کالے مکوڑوں کے گھر موجود نہ ہوں۔ اگر یہ کیڑے نظر آئیں تو فوراً کوئی سفارش کردہ زہر ڈالیں۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں کیڑے مولی کا بیج نکال کر ایک جگہ اکٹھا کردیں گے جس سے اگاؤ بُری طرح متاثر ہوتا ہے۔ کیرے کے علاوہ وٹوں کے دونوں کناروں پر 14 تا 15 سینٹی میٹر کے باہمی فاصلے پر 3 تا 4 بیجوں کا چوپا بھی لگایا جاسکتا ہے۔

آبپاشی

کاشت کے بعد پہلی آبپاشی بڑی احتیاط سے کرنی چاہیے۔ کوشش کرنی چاہیے کہ پانی پٹریوں پر نہ چڑھے اور نہ ہی بیج کی سطح سے اتنا نیچے رہے کہ نمی بیج کی سطح تک نہ پہنچ سکے کیونکہ دونوں صورتوں میں اگاؤ متاثر ہوگا۔ بہتر ہے کہ پانی بیج کی سطح سے 6 تا 7 سینٹی میٹر نیچے رہے۔ اگیتی فصل کو دوسرا پانی چار دن بعد لگائیں۔ درمیانی اور پچھیتے موسم کی مولی کو پہلی دو آبپاشیوں کے بعد 15 دن کے وقفہ سے آبپاشی کریں۔

چھدرائی اور گوڈی

چھدرائی دوسرے پانی کے بعد اس وقت کریں جب پودوں کا قد 5 تا 7 سینٹی میٹر ہوجائے اور 3 تا 4 پتے نکل آئیں۔ چھدرائی کرتے وقت کیرے کی صورت میں 5 تا 7 سینٹی میٹر کے فاصلے پر ایک صحت مند پودا چھوڑ کر باقی تمام پودے اکھاڑ دیں اور چوپے کی صورت میں فی چوپا ایک صحت مند پودا چھوڑ کر باقی پودے نکال دیں۔ دیر سے چھدرائی کرنے کی صورت میں پودے کمزور رہیں گے جبکہ چھدرائی نہ کرنے کی صورت میں مولیاں اچھی شکل اور جسامت کی نہیں بنیں گی۔ مولی کی فصل کو جڑی بوٹیوں سے بچانے کے لئے پہلی گوڈی اگاؤ کے 15 تا 20 یوم کے اندر کرلینی چاہیے۔ دوسری گوڈی جڑی بوٹیوں کی تعداد کو دیکھتے ہوئے مناسب وقت پر ضرورت پڑنے کی صورت میں کرنی چاہیے۔

جڑی بوٹیوں کا انسداد

زیادہ رقبہ پر کاشت کی صورت میں بوائی کے ایک دن بعد ایس میٹولا کلور اگیتی مولی کے لئے 600 ملی لٹر فی ایکڑ جبکہ موسمی مولی کی صورت میں 700 ملی لٹر فی ایکڑ 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔ کاشتکار پینڈی میتھالین ہرگز استعمال نہ کریں۔ فصل کی بہتر کوالٹی کے لیے گوڈی بہترین حکمتِ عملی ہے۔

برداشت

40 دن والی مولی کی قسم اُگاؤ کے 40 تا 50 دن بعد برداشت کے قابل ہوجاتی ہے۔ جتنی جلدی یہ قسم تیار ہوتی ہے اتنی ہی جلدی یہ پک بھی جاتی ہے۔ لہٰذا تیار ہوجانے کے بعد جتنی جلدی ہوسکے برداشت کرلیں۔ اگیتی مولیاں اکھاڑنے سے دو دِن پہلے کھیت کو پانی لگادیں اس سے مولیاں اکھاڑتے وقت ٹوٹنے سے بچ جائیں گی اور خوبصورت مولیوں کی منڈی میں اچھی قیمت ملے گی۔

پالک

سبز پتوں والی سبزیوں میں پالک اہم مقام کی حامل ہے۔ غذائی وطبی لحاظ سے بے پناہ اہمیت کی حامل اس سبزی میں وٹامن اے، کیلشیم، آئرن اور فائبرز وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں پالک میں پوٹاشیم کی کافی مقدار پائی جاتی ہے جو ایک صحت مند نروس سسٹم کے لئے ضروری ہے۔ پالک کا ارتقائی وطن عرب ممالک میں سے ہے عربوں نے جب سپین فتح کیا تو کہا جاتا ہے کہ ان کے ساتھ پالک سپین میں متعارف ہوئی اور وہاں سے دوسرے ممالک میں پھیلی۔ اس نسبت سے سپین کے نام پر اسے Spinach کہا جانے لگا۔ پالک کی فصل پنجاب بھر میں کاشت کی جاتی ہے۔

آب و ہوا

پالک کی کاشت معتدل یا سرد موسم میں ہوتی ہے اور اس کے پتوں کی بہتر پیداوار کے لئے سرد مرطوب آب و ہوا زیادہ بہتر ہے۔ تاہم یہ سرد موسم کی سبزی ہونے کے ساتھ ساتھ زیادہ درجہ حرارت (30 تا 35 ڈگری سینٹی گریڈ) برداشت کرنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے۔ تاہم سردیوں میں اس کی بڑھوتری نسبتاً زیادہ ہوتی ہے اور کم وقفہ سے فی کٹائی زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔

اقسام

دیسی پالک

یہ قسم تحقیقاتی ادارہ سبزیات فیصل آباد کی تیار کردہ ہے۔ اس کے پتے موٹے، چوڑے، نرم اور رسیلے ہوتے ہیں اور ان کی رنگت گہری سبز ہوتی ہے۔ اس کی پیداواری صلاحیت 35 من فی ایکڑ فی کٹائی ہے اور یہ قسم بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت بھی رکھتی ہے۔

لاہوری پالک

اس کے پتے کٹے ہوئے اور بیج کانٹوں والے ہوتے ہیں۔ یہ سرد موسم کی خاص قسم ہے۔ اس کے پتے نرم اور ذائقہ میں اچھے ہوتے ہیں اور اس کی پیداوار دیسی پالک کی نسبت کم ہوتی ہے۔

وقت کاشت

پالک جون تا اکتوبر کاشت کی جاسکتی ہے۔ موسم گرما میں کاشت کے لئے صرف دیسی اقسام ہی مناسب نتائج دے سکتی ہیں۔ کنڈیاری پالک کا بیج گرم موسم میں نہیں اگتا اس لئے اسے اکتوبر سے جنوری تک کاشت کریں۔

شرح بیج

گرمیوں والی فصل کے لئے بیج کی شرح 35 تا 40 کلوگرام جبکہ موسمی فصل کے لئے 10 تا 15 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔

زمین کی تیاری

پالک کی کاشت کے لئے زرخیز، ریتلی میرا اور میرا زمین موزوں ہے جس میں پانی دیر تک قائم رکھنے کی صلاحیت ہو اچھی رہتی ہے۔ زمین کی تیاری کے لئے ایک مرتبہ مٹی پلٹنے والا ہل اور تین تا چار مرتبہ عام ہل چلا کر زمین کو اچھی طرح تیار کریں۔ کاشت سے ایک ماہ قبل زمین کو ہموار کرنے کے بعد گوبر کی گلی سڑی کھاد 10 سے 15 ٹن فی ایکڑ کے حساب سے ڈالیں اور ہل چلا کر زمین میں دبا دیں۔ کلراٹھی زمین اور کلر والے پانی میں کاشت کی جاسکتی ہے۔

طریقہ کاشت

اچھی طرح تیار کردہ کھیت کو 10 مرلہ کی چھوٹی چھوٹی کیاریوں میں تقسیم کر کے 75 سینٹی میٹر کے فاصلے پر پٹڑیاں بنائیں۔ ان پٹڑیوں کے دونوں کناروں پر کسی لکڑی سے 2 تا 3 سینٹی میٹر گہری لکیریں لگائیں اور ان میں بیج کا کیرا کردیں۔ پٹڑی کے درمیان سے ہاتھ کی مدد سے مٹی لے کر بیج کو اچھے طریقے سے ڈھانپ دیں۔ سرد موسم میں کاشت ہموار زمین پر چھٹہ دے کر کریں اور کھیلیاں بنادیں۔ اس کے علاوہ مشینی کاشت بھی کی جاسکتی ہے۔

آبپاشی و گوڈی

پالک کی فصل کو پہلی آبپاشی بوائی کے فوراً بعد کی جائے۔ گرم موسم میں ہر چار پانچ دن کے وقفہ سے آبپاشی کرتے رہیں اور سردیوں میں ضرورت کے مطابق پانی لگائیں یعنی بارش اور سرد موسم کی صورت میں پانی کا وقفہ بڑھایا جاسکتا ہے۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے فصل کی تین سے چار دفعہ گوڈی کریں۔

کھادوں کا استعمال

پالک کی فصل کے لئے بوائی کے وقت ڈیڑھ بوری ڈی اے پی، آدھی بوری یوریا اور ایک بوری ایس او پی فی ایکڑ ڈالیں۔ ہر کٹائی کے بعد ایک بوری یوریا فی ایکڑ ڈالیں۔ نائٹروجنی کھاد کے استعمال سے پتے بڑے سائز کے ہوجاتے ہیں جس سے زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے اور قیمت زیادہ ملتی ہے۔

فصل کی کٹائی

پالک کی پہلی کٹائی عام طور پر بوائی کے تقریباً ایک ماہ کے بعد کی جاتی ہے اور بعد والی کٹائیاں فصل کی بڑھوتری کے مطابق 20 تا 25 دن کے وقفہ سے کی جاتی ہیں۔

سلاد

سلاد غذائی اعتبار سے دیگر بہت سی سبزیوں سے ممتاز ہے۔ یورپین اور دیگر ترقی یافتہ ممالک میں اس کی زیادہ مانگ ہے۔ اس میں وٹامن اے اور سی، تھایامین، رائبوفلیون، معدنی نمکیات، فولاد، کیلشیم اور فاسفورس پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ پروٹین اور فائبر وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ پتوں کی خوشنما رنگت کی بنا پر کھانوں میں سلاد کے طور پر اس کا استعمال عام ہے۔ سلاد کی کاشت بہت ہی کم رقبہ پر کی جاتی ہے۔ صرف بڑے بڑے شہروں کے اردگرد ہی اس کی کاشت ہوتی ہے۔

آب وہوا

سلاد موسم سرما کی فصل ہے۔ گرم موسم میں اس کی کاشت ممکن نہیں کیونکہ 28 ڈگری سینٹی گریڈ سے زیادہ درجہ حرارت میں بیج نہیں اُگتا اور اگر اُگ بھی آئے تو اس کے پتوں میں کڑواہٹ زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ استعمال کے قابل نہیں ہوتے لہٰذا اس کی بہترین نشوونما کے لئے 12 سے 20 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت انتہائی موزوں ہے۔

وقتِ کاشت

سلاد کی نرسری 15 ستمبر تا آخر اکتوبر کاشت اور 30 تا 35 دن کی عمر میں منتقل کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں سلاد نومبر میں بذریعہ بیج بھی کاشت کیا جاسکتا ہے۔

شرح بیج

سلاد کی بذریعہ نرسری کاشت کے لئے 125 تا 150 گرام بیج فی ایکڑ درکار رہتا ہے۔ بیج کو کاشت کرنے سے پہلے سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر ضرور لگائیں۔

زمین کی تیاری

سلاد کی کاشت کے لئے زرخیز، ریتلی میرا اور میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو موزوں ہے۔ کاشت سے ایک ماہ پہلے اچھی طرح سے تیار اور ہموار زمین میں گوبر کی گلی سڑی کھاد بحساب 10 تا 15 ٹن فی ایکڑ ڈالنے کے بعد ہل چلا کر زمین میں دبا دیں اور پانی لگا دیں۔ وتر آنے پر دوبارہ ہل چلا کر سہاگہ پھیریں۔

پنیری لگانے کا طریقہ

سلاد کا بیج چونکہ سائز میں بہت باریک ہوتا ہے اس لئے اس کی کاشت کے لیے پنیری لگانا زیادہ سودمند رہتا ہے۔ ایک ایکڑ رقبہ کی پنیری لگانے کے لئے 3 تا 4 مرلہ زمین درکار ہوتی ہے۔ زمین کو اچھی طرح تیار کرلیں اور ہموار زمین پر سطح زمین سے 15 سینٹی میٹر اونچی اور 60 سینٹی میٹر چوڑی پٹڑیاں بنائیں۔ سلاد کا بیج بذریعہ چھٹہ ان پٹڑیوں میں بکھیر کر اس پر پتوں کی گلی سڑی کھاد کی تہہ بکھیر دیں اور کماد کی کھوری یا پرالی سے ڈھانپ دیں۔ فوارہ سے روزانہ آبپاشی کریں۔ جب بیج اگنا شروع ہوجائیں تو کھوری یا پرالی ہٹا دیں۔

طریقہ کاشت

سلاد کی کاشت کے لئے 1/2 میٹر چوڑی پٹڑیاں بنائیں اور پٹڑیوں کے دونوں کناروں پر سلاد کے پودے 30 سینٹی میٹر کے فاصلے پر لگا کر پانی لگائیں۔

آبپاشی و گوڈی

سلاد کی فصل کو عام طور پر 8 تا 10 آبپاشی کافی ہوتی ہیں۔ شروع میں دو تا تین مرتبہ آبپاشی ایک ہفتہ کے وقفہ سے کریں۔ اس کے بعد موسم کو مدِنظر رکھتے ہوئے یہ وقفہ دس سے پندرہ دن کیا جاسکتا ہے۔ سلاد کی فصل میں جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے تین سے چار دفعہ گوڈی کریں۔

کھادوں کا استعمال

خوراکی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			مقدار کھاد (بوری فی ایکڑ)
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوائی کے وقت
9	23	25	ایک بوری ڈی اے پی اور ایک بوری ایس او پی

نوٹ

بوائی کے ایک ماہ بعد آدھی بوری امونیم سلفیٹ اور مزید ایک ماہ بعد آدھی بوری امونیم سلفیٹ فی ایکڑ استعمال کریں۔ نائٹروجنی کھاد کے استعمال سے پتوں کا سائز بڑھتا ہے جس سے زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے اور بہتر قیمت مل جاتی ہے۔

کپاس

گلابی سنڈی کا مربوط طریقہ انسداد

ڈاکٹر عامر رسول، ہارون غنی، ڈاکٹر سبین فاطمہ

پاکستان دنیا میں کپاس پیدا کرنے والے 60 ممالک میں سے چوتھے نمبر پر ہے۔ کپاس کی فصل ملکی معیشت میں ریڑھ کی حیثیت رکھتی ہے جو کہ ٹیکسٹائل برآمدات اور زرمبادلہ کا بہت بڑا ذریعہ ہے اس سے ٹوٹل جی ڈی پی کا تقریباً ایک فیصد کے ساتھ ساتھ 4.1 فی صد زراعت میں ویلیوایڈیشن سے حاصل ہوتا ہے۔ حکومت پنجاب کپاس کی پیداوار بڑھانے کے لیے رجسٹرڈ کاشتکاروں کو رعایتی نرخوں پر منظور شدہ اقسام کی فراہمی، فاسفورسی اور پوٹاش والی کھادوں کی فراہمی، کپاس کی پیداوار بڑھانے کے لیے خصوصی مہم، کسان سہولت بازاروں کا قیام عمل میں لائی ہے تاکہ کپاس کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکے۔ کپاس کی بھرپور پیداوار حاصل کرنے کے لیے بہت سارے عوامل جن میں تصدیق شدہ بیماریوں سے پاک بیج، متوازن کھادوں کا استعمال، بروقت آبپاشی کے ساتھ ساتھ نقصان دہ کیڑوں اور بیماریوں سے تحفظ بھی شامل ہے لیکن پچھلے کچھ سالوں سے پاکستان میں کپاس کے زیر کاشت رقبہ اور پیداوار میں کمی آئی ہے جس کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے ایک وجہ کپاس کی فصل پر بہت سے رس چوسنے والے کیڑوں اور گلابی سنڈی کے حملہ کی شدت میں اضافہ ہے۔ گلابی سنڈی کپاس کا بہت اہم ترین نقصان دہ کیڑا ہے جو کہ نہ صرف فصل کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ کپاس کی کوالٹی بھی خراب کرتا ہے گلابی سنڈی 20 سے 30 فی صد تک نقصان کرتی ہے اور ایک محتاط اندازے کے مطابق گلابی سنڈی ہر سال 10 لاکھ کاٹن بیلز کا نقصان کرتی ہے۔

شناخت (بالغ یا پروانہ)

پروانے کا رنگ بھورا ہوتا ہے اگلے پر ہلکے زرد رنگ کے ہوتے ہیں اگلے پروں پر سیاہ دھبے ہوتے ہیں اور سیاہ پٹی شروع سے آخر تک ہوتی ہے اگلے پروں کے بیرونی کنارے بال دار ہوتے ہیں۔ پچھلے پر سرمئی رنگ کے اور اگلے پروں کے مقابلے میں زیادہ چوڑے اور ان کے پچھلے کنارے بال دار ہوتے ہیں۔ پروانوں کے انٹینا،، پپلائی اور ٹانگوں پر سیاہ رنگ کے گول دائرے ہوتے ہیں پروانے رات کے وقت خصوصاً 12 سے 3 بجے تک زیادہ فعال ہوتے ہیں۔

انڈہ

گلابی سنڈی کی مادہ کپاس کی گڈی میں انڈے دیتی ہے جو کہ شروع میں سفید اور بعد میں بھورے کالے رنگ کے ہو جاتے ہیں انڈے بیضوی شکل کے ہوتے ہیں اور عام آنکھ سے نظر نہیں آتے جس میں سے سازگار موسم میں 4 سے 7 دن بعد سنڈیاں میں نکل آتی ہیں۔

لاروا/سنڈیاں

سنڈی کی لمبائی 12 سے 15 ملی میٹر ہوتی ہے اس کی 4 حالتیں ہوتی ہیں پہلی حالت میں سنڈی کا رنگ سفید اور سر بھورے رنگ کا ہوتا ہے جو کہ دوسری حالت میں رنگ ہلکا زرد جبکہ تیسری اور چوتھی حالت میں گلابی ہو جاتا ہے۔

پیوپا/کویا

سنڈی اپنی سرمائی نیند ٹینڈے یا پھر زمین میں گزارتی ہے جو کہ اپنے گرد نرم خول بنا لیتی ہے۔ جس کا رنگ گہرا بھورا ہوتا ہے اور پیٹ کے آخر پر کانٹے دار ہک ہوتی ہے۔

نقصان

شروع میں گلابی سنڈی ڈوڈی اور پھول میں زردانوں کو کھاتی ہے اور پھول کی پتیوں کو آپس میں جوڑ دیتی ہے جس کی وجہ سے پھول مدھانی نما نظر آتا ہے سنڈی تقریبا 50 فی صد تک پھولوں کا نقصان کرسکتی ہے اسکے بعد نرم ٹینڈوں میں داخل ہو کر پھٹی اور بیج کو نقصان پہنچاتی ہے اور ڈبل سیڈ بناتی ہے اور روئی کے معیار کو بھی خراب کرتی ہے بعض اوقات سرمائی نیند بھی اسی میں گزارتی ہے شدید حملہ کی صورت چنائی میں شدید مشکلات پیش آتی ہیں۔

گلابی سنڈی کی پیسٹ سکاوٹنگ کے طریقے

- فصل میں جنسی پھندے 3 سے 4 فی ایکڑ لگائیں یا کھیت کے اردگرد روشنی کے پھندے لگا کر پروانوں کی تعداد نوٹ کریں
- کھیت میں سے پانچ مختلف جگہوں سے 25 پودوں سے 100 پھولوں یا نرم ٹینڈوں کو کھول کر دیکھیں اور نقصان شدہ ٹینڈوں اور مدھانی نما پھولوں کی تعداد فیصد حملہ کی صورت میں معلوم کریں

- اگر فیصد حملہ گلابی سنڈی کے معاشی حد سے زیادہ ہو تو فوری سپرے کریں

گلابی سنڈی کے نقصان کی معاشی حد

جنسی پھندوں میں مسلسل تین راتوں کو پانچ یا پانچ سے زائد پروانے نظر آنا۔ اگست میں 10 فی صد مدھانی نما پھول یا ستمبر میں 5 فیصد مدھانی نما پھول یا ٹینڈوں میں گلابی سنڈی نظر آنے پر فوری انسداد شروع کریں۔

مربوط طریقہ انسداد

- کپاس کی فصل کی کاشت و برداشت محکمہ زراعت کے سفارش کردہ دورانیہ میں ہی مکمل کی جائے
- پیسٹ سکاؤٹنگ باقاعدگی سے ہفتہ میں دوبار اور عموما شام کو کی جائے
- کپاس کی فصل میں جنسی پھندے 4-3 فی ایکڑ لگا کر نر پروانوں کو تلف کریں
- 40 دن کی کپاس کو گلابی سنڈی کے حملہ سے بچانے کے لیے نر اور مادہ پروانے کے ملاپ کو گاسپ لیور (جو ایک 8 انچ لمبی سیل تک بند رہے جس میں گلابی سنڈی کے مادہ پروانے کی خوشبو ہوتی ہے) بحساب 150 سے 200 فی ایکڑ سے روک کر فصل کو 90 سے 100 دن تک گلابی سنڈی کے حملہ سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے
- مدھانی نما پھول نظر آنے پر توڑ کر تلف کریں
- اگر کیڑے کا نقصان معاشی حد پار کر جائے تو ماہرین کے مشورہ سے زرعی ادویات کے استعمال کریں
- برداشت میں تاخیر سے بچنے کے لیے ٹینڈوں پر گروتھ ہارمون میپی کوات کلورائیڈ استعمال کر کے 50 سے 70 فیصد حملے سے بچا جاسکتا ہے
- آخری آبپاشی 30 ستمبر سے پہلے کر دیں تا کہ کپاس کی فصل مزید پھل گڈی کی بجائے برداشت کی طرف مائل ہو

گلابی سنڈی کا کیمیائی تدارک

ایمامیکٹن + بائی فینتھرین 56 ای سی 600 ملی لٹر یا لیمبڈا سائی ہیلوتھرین 330 ملی لٹر یا امیڈا کلوپرڈ +فپرونل 60 گرام یا گیما سائی ہیلوتھرن 100 ملی لٹر یا ٹرائی ایزوفاس + ڈیلٹا میتھرین 36 ای سی 600 ملی لٹر یا سائپر میتھرین 330 ملی لٹر یا ٹرائی ایزوفاس 1000 ملی لٹر یا سپنٹو رام 100 ملی لٹر فی 100 ملی لٹر پانی کے حساب سے سپرے کریں

- جہاں ضروری ہو وہاں سپرے کا درمیانی وقفہ کم کریں
- سپرے کے لیے فی ایکڑ پانی کی مقدار کم از کم 100 لٹر رکھیں
- ایک ہی گروپ کی زہریں بار بار سپرے کرنے سے گریز کریں اور گروپ ادل بدل کر سپرے کریں
- علاوہ ازیں محکمہ زراعت کے مقامی عملہ کے مشورہ سے سفارش کردہ زہروں کا سپرے کریں

گل اشرفی
(CALENDULA)

سلیم اختر خان

Calendula لفظ Calende سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے مہینے کے سارے دن۔اس کا آبائی وطن یورپ اور مشرق وسطیٰ ہے۔ یہ پھول سب سے پرانے پھولوں میں سے ایک ہے۔مغربی ممالک میں یہ Pot Marigold کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔یہ سخت جان اور سالانہ پودا ہے۔پودے کی اونچائی 30 تا 60 سینٹی میٹر ہوتی ہے۔پتے 3 تا 8 سینٹی میٹر لمبے ہوتے ہیں۔پھول پیلے اور گہرے نارنجی رنگ کے ہوتے ہیں جو کہ رات کے وقت بند ہو جاتے ہیں۔پھول اکہرے اور دوہرے ہوتے ہیں۔درجہ حرارت کی زیادتی کی وجہ سے دوہرے پھول والی قسم پھول دینا شروع کر دیتی ہے۔پھول کی عمر ختم ہونے کے فوراً بعد اس کو توڑ دینا چاہیے کیونکہ اگر بیج کو پکنے کا موقع دیا جائے تو پودے پر پھول یا تو اکہرے اور چھوٹے لگتے ہیں یا پھر پھول نہیں لگتے۔

اقسام

اکہری اقسام: اورنج کنگ، ریڈیو، لیمن کوئین

دوہری قسم: گل اشرفی کے ڈبل پھولوں میں ایک ہی ورائٹی ہے جسے New Art Shade کہتے ہیں۔

افزائش

گل اشرفی کی افزائش بیج سے کی جاتی ہے جو کہ ستمبر تا اکتوبر بویا جاتا ہے۔بیج درمیانے سائز کا ہوتا ہے اور تقریباً دس دن میں اگ آتا ہے۔اس کے لئے موزوں ترین درجہ حرارت 21 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔دو ہفتے کے بعد پنیری کو منتقل کیا جاتا ہے۔پودے کی ٹوک بھی کی جاتی ہے۔پودا تقریباً ہر قسم کی زمین کے لئے موزوں ہے۔عام طور پر یہ سرد موسم کا پودا ہے۔بہت زیادہ درجہ حرارت پر پودا پھول دینا بند کر دیتا ہے۔مرجھائے ہوئے پھولوں کو پودے سے الگ کرتے رہنے سے ایک تو پودے کی خوبصورتی برقرار رہتی ہے اور دوسرے اس پر لگاتار پھول بھی کھلتے رہتے ہیں۔

استعمال

گل اشرفی تراشیدہ پھول کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔اس کی گلدان میں عمر 3 تا 4 دن تک ہے۔گلدان میں پھول کی عمر بڑھانے کے لئے آدھ کھلی ہوئی کلی کو توڑا جاتا ہے۔ یہ Rockery Plant اور Pot Plant کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ کیاریوں میں بھی لگایا جاتا ہے۔

کیڑے و بیماریاں

پودے پر سفید مکھی اور تیلہ کا حملہ ہوتا ہے جو پودے کو بدنما بنا دیتا ہے۔اس کے علاوہ پھپھوندی کا حملہ بھی ہوتا ہے۔کیڑے کے حملہ کی صورت میں کیڑے مار دوا استعمال کریں جبکہ پھپھوندی کے حملے کی صورت میں کوئی مناسب پھپھوندی کش دوا استعمال کریں۔

یکم تا 15 ستمبر 2024ء

زرعی سفارشات

چوہدری عبدالحمید ۔ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع) پنجاب، لاہور

کپاس

- ستمبر کا مہینہ کپاس کی فصل کے لیے انتہائی اہم ہے۔ موسمی حالات پر نگاہ رکھیں۔ اس کے مطابق آبپاشی ،سپرے اور دوسرے امور سرانجام دیں۔ بارش کی صورت میں اگر زائد پانی کھیت میں کھڑا ہو جائے تو اس کی نکاسی کا بندوبست کریں۔اس مقصد کے لیے کھیتوں کے اردگرد چھوٹے تالاب یا کھالیاں بنائیں
- جہاں فصل پانی کھڑا رہنے کی وجہ سے کمزور حالت میں ہے وہاں بارش کے بعد میگنیشیم سلفیٹ بحساب 500 گرام اور 2 کلوگرام یوریا فی ایکڑ سپرے کریں
- رس چوسنے والے کیڑے مثلاً چست تیلہ، سست تیلہ، سفید مکھی اور تھرپس تیزی سے افزائش نسل کرتے ہیں اور رس چوس کر فصل کو کمزور کر دیتے ہیں۔ستمبر میں ان کے ساتھ ہی سنڈیوں کا حملہ بھی ہو جاتا ہے۔لہٰذا محکمہ زراعت توسیع کے عملہ کی ہدایات کے مطابق ایسی سفارش کردہ زرعی زہریں استعمال کریں جو دوست کیڑوں کے تحفظ کے لیے محفوظ کیمسٹری والی ہوں۔لیکن ان کے استعمال سے پہلے پیسٹ سکاؤٹنگ کے ذریعے نقصان کی معاشی حد معلوم کرنا انتہائی ضروری ہے
- جہاں کہیں وائرس کا حملہ مشاہدہ میں آئے وہاں کاشتکاروں سے گزارش ہے کہ وہ کھیتوں سے جڑی بوٹیوں کی تلفی، کپاس کے رس چوسنے والے کیڑوں خصوصاً سفید مکھی کے کنٹرول اور متاثرہ فصل کے لیے کھاد اور پانی کے استعمال پر خصوصی توجہ دیں
- چنائی شروع کرنے کا موزوں ترین وقت صبح 10:00 بجے کے بعد شروع ہوتا ہے۔جس وقت فصل اور ٹینڈوں پر سے رات کی شبنم خشک ہو جائے تا کہ کپاس بدرنگ نہ ہونے پائے اور نمی کی وجہ سے جننگ کے دوران مشکلات کا سامنا بھی نہ ہو۔شام 4:00 بجے چنائی بند کر دینی چاہیے
- چنائی ہمیشہ پودے کے نچلے حصے سے مکمل کھلے ہوئے ٹینڈوں سے شروع کریں اور بتدریج اوپر کو چنائی کرتے جائیں تا کہ پودے کے سوکھے پتے چنی ہوئی کپاس میں شامل نہ ہوں۔ چنائی کرتے وقت ٹینڈوں سے کپاس کو اچھی طرح نکال لینا چاہیے
- چنائی کے لیے استعمال ہونے والا کپڑا (جھولی) سوتی ہونا چاہیے اور چنی ہوئی پھٹی کو صاف اور خشک سوتی کپڑے پر رکھا جائے اور اس کے بعد صاف اونچی اور خشک جگہ پر اکٹھا کیا جائے تا کہ پھٹی آلودگی سے محفوظ رہ سکے
- چنی ہوئی کپاس میں نمی، کچے ٹینڈے، کھوکھڑی، رسیاں، سوتلی، بال وغیرہ ہرگز شامل نہ ہونے دیں۔ گودام میں لے جانے سے پہلے یہ تمام اشیاء ہاتھ سے چن کر نکال دیں
- چنائی کرنے والیوں کو چاہیے کہ اپنے سر کو اچھی طرح کپڑے سے ڈھانپ کر چنائی کریں تا کہ اس میں انسانی بالوں کی آمیزش نہ ہو
- چنائی کے بعد پھٹی کو ایک دو دھوپ ضرور لگوائیں تا کہ نمی کو مناسب سطح پر لایا جا سکے۔ بارش کے دنوں میں چنائی نہ کریں بلکہ جب کپاس سوکھ جائے تو چنائی کریں
- بی ٹی اور غیر بی ٹی اقسام کی پھٹی کو الگ الگ رکھیں

دھان

- اگر پتوں پر سیاہی مائل بھورے دھبے نظر آئیں جو بعد میں زنگ آلود دکھائی دیں تو یہ زنک کی کمی کی علامت ہے۔ایسی صورت میں منتقلی کے 30 دن بعد سوکا دیں۔زیادہ کمی کی صورت میں 10 کلوگرام زنک سلفیٹ (21 فیصد) کا کھڑے پانی میں چھٹہ دیں
- اگر کھیت میں پتہ لپیٹ اور تنے کی سنڈی کا حملہ نظر آئے تو پیسٹ سکاؤٹنگ کے بعد اس کے نقصان کی معاشی حد کو مدنظر رکھ کر محکمہ زراعت کے عملہ سے مشورہ کر کے سفارش کردہ مناسب اور محفوظ زرعی زہروں کا استعمال کریں
- بکائنی کا حملہ نظر آئے تو متاثرہ پودوں کو فوراً نکال کر تلف کریں
- دھان کے بھبکا سے بچاؤ کے لیے گوبھ سے لیکر مونجر نکلنے کے دو ہفتے بعد تک کھیت کو خشک نہ ہونے دیں

- دھان کی کٹائی کے لیے ترجیحاً رائس ہارویسٹر (کبوٹا) استعمال کریں اور فصل پوری طرح پکنے پر کاٹیں اور اس کو اچھی طرح خشک کر کے ذخیرہ کریں۔

کماد

- کانگیاری سے متاثرہ پودے نکال کر زمین میں دبا دیں۔ جن کھیتوں میں کانگیاری اور رتہ روگ کا حملہ ہو تو ان کو مونڈھی فصل کے لیے نہ رکھیں اور نہ ہی اس کا بیج آئندہ فصل کے لیے رکھیں اور نہ ہی وہاں آئندہ سال کماد کاشت کیا جائے
- چار چار پودوں کو آپس میں ملا کر باندھ دیا جائے تاکہ خراب موسم میں فصل نہ گرے
- ستمبر کاشت کے لیے زمین کو اچھی طرح تیار کریں۔ نیز محکمہ زراعت کی سفارش کردہ اقسام کاشت کریں

اگیتی پکنے والی اقسام

- سی پی 400-77، سی پی ایف 237، سی پی ایف 250، سی پی ایف 251 اور وائی ٹی ایف جی-236

درمیانی پکنے والی اقسام

- ایچ ایس ایف 240، ایچ ایس ایف 242، ایس پی ایف 234، ایس پی ایف 213، سی پی ایف 246، سی پی ایف 247، سی پی ایف 248، سی پی ایف 249، سی پی ایف 253، سی پی ایس جی 2525 اور ایس ایل ایس جی 1283

پچھیتی پکنے والی قسم

- سی پی ایف 252

نوٹ

- ایس پی ایف 234 جنوبی پنجاب کے اضلاع ماسوائے دریائی علاقہ جات کے لیے موزوں ہے۔
- ایچ ایس ایف 242، سی پی ایف 246، سی پی ایف 247، سی پی ایف 248، سی پی ایف 249، سی پی ایف 250 اور سی پی ایف 251 پنجاب کے تمام اضلاع ماسوائے دریائی علاقہ جات کے لیے موزوں ہیں جبکہ سی پی 400-77، ایس پی ایف 213، سی پی ایف 237، ایچ ایس ایف 240، سی پی ایف 252، سی پی ایف 253، سی پی ایس جی 2525، ایس ایل ایس جی 1283 اور وائی ٹی ایف جی-236 پنجاب کے تمام اضلاع بشمول دریائی علاقہ جات کے لیے موزوں اقسام ہیں
- ایچ ایس ایف 240 کانگیاری سے متاثر ہوتی ہے اس لیے متاثرہ فصل کا مونڈھا نہ رکھیں اور بیج صحت مند فصل سے حاصل کریں
- کماد کی ممنوعہ اقسام یعنی این ایس جی 59، سی او 1148، سی او جے 84، سی او 975، ایس پی ایف 238، فخر ہند، ایل 118، سی او ایل-54، بی ایل-4، بی ایف-162، سی او ایل-44، سی او ایل-29 اور ایل-116 ہرگز کاشت نہ کریں
- ستمبر کاشت کے لیے درمیانی اور پچھیتی پکنے والی اقسام بہتر ہیں ان میں سے ایچ ایس ایف 240، ایس پی ایف 213، سی پی ایف 246 اور سی پی ایف 252 زیادہ بہتر ہیں

کماد کی ستمبر کاشت یکم ستمبر سے 15 اکتوبر تک مکمل کریں

- مکمل کھادیں کمزور زمین میں 3 بوری ڈی اے پی + 2 بوری ایس او پی/ 1.75 بوری ایم او پی یا 7.75 بوری ایس ایس پی (18%) + 2 بوری ایس او پی 1.75 بوری ایم او پی + 1.25 بوری یوریا درمیانی زمین میں 2.5 بوری ڈی اے پی + 2 بوری ایس او پی / 1.75 بوری ایم او پی یا 6.5 بوری ایس ایس پی 18% + 2 بوری ایس او پی/1.75 بوری ایم او پی + 1 بوری یوریا اور زرخیز زمین میں 2 بوری ڈی اے پی + 1.5 بوری ایس او پی/ 1.25 بوری ایم او پی یا 5 بوری ایس ایس پی (18%) + 1.5 بوری ایس او پی/ 1.25 ایم او پی + 0.75 بوری یوریا فی ایکڑ بوائی کے وقت ڈالیں
- زمینی تجزیہ کے بعد زنک کی کمی صورت میں زنک سلفیٹ (33 فیصد) بحساب 6 کلوگرام فی ایکڑ یا اس کے متبادل کوئی دوسرا مرکب بوقت بوائی استعمال کریں

مکئی

- پودوں کے ساتھ مٹی چڑھائیں تاکہ فصل گرنے سے محفوظ رہے
- کھاد کی دوسری قسط بحساب ایک بوری یوریا فی ایکڑ ڈالیں
- موسمی حالات کے مطابق ہر سات دن بعد پانی لگائیں
- فصل سے جڑی بوٹیوں کو تلف کریں
- تنے کی سنڈی کے حملہ کی صورت محکمہ زراعت کے عملہ کے مشورہ سے سفارش کردہ دانے دار زہروں کو کونپلوں میں ڈالیں اور پانی لگا دیں

کینولا

- کینولا کی بروقت کاشت کے لیے زمین کی تیاری کریں اور ترقی دادہ اقسام کے معیاری اور صحت مند بیج کا انتظام کریں تاکہ کاشت وقت پر ہو سکے اور اچھی پیداوار حاصل ہو سکے

سبزیات

- سبزیات کے لیے بوقت کاشت دو بوری نائٹروفاس + ایک بوری ایس او پی فی ایکڑ استعمال کریں

- آلو کی کاشت کے لیے صحت مند بیج کا بندوبست کریں تاکہ بوقت کاشت پریشانی نہ ہو اور زمین کی تیاری، کھاد، مزدور اور مشینری کا انتظام بھی بروقت ہونا چاہیے
- سرخ مرچ کی برداشت جاری رکھیں
- بیج کے لیے اگیتی، تندرست اور خوشنما مرچ کا انتخاب کریں۔ برداشت کردہ مرچوں کو ڈھیر کی شکل میں نہ رکھیں
- مولی، گاجر اور شلجم کی اگیتی فصل کاشت کریں۔ مولی، شلجم اور گاجر کا بیج بالترتیب 3، 1 اور 8 کلوگرام فی ایکڑ کے حساب سے استعمال کریں
- مولی، شلجم کو کھیلیوں پر کاشت کریں۔ کھیلیوں کا فاصلہ ڈیڑھ فٹ رکھیں، بے موسمی سبزیات کی کاشت کے لیے زمین میں ہل چلا کر کھلا چھوڑ دیں
- ٹنلز کا ڈھانچہ زنگ آلود ہو تو فوری رنگ کروالیں
- پھول گوبھی کی درمیانی فصل اس ماہ میں کاشت کی جاسکتی ہے بیج کی شرح 0.5 کلوگرام رکھیں

باغات (آم)

- پچھیتی اقسام کے پھل کی برداشت کریں
- برداشت کے بعد شاخ تراشی کریں۔ بٹور زدہ اور خشک شاخیں کاٹ دیں اور ایک کلوگرام ایس او پی + دو کلوگرام نائٹروفاس فی پودا ڈالیں
- نئے پودے لگائیں اور ناغے پر کریں
- موسمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ستمبر میں ایک آبپاشی ضرور کریں
- سبز کھادوں مثلاً گوار، جنتر کو روٹاویٹ کریں۔ آدھی بوری یوریا فی ایکڑ چھٹہ دے کر پانی لگائیں تاکہ گلنے سڑنے کا عمل جلد مکمل ہو سکے
- کیڑوں کا جائزہ لیتے رہیں۔ تیلے، جوؤں اور سکیلز کے خلاف ضرورت کے مطابق سپرے کریں نیز چھال کی بیماری اور منہ سڑی کے تدارک کے لیے محکمہ زراعت کے عملہ سے مشورہ کے بعد مناسب زہروں کا سپرے کریں
- جڑی بوٹی مار زہروں کا انتظام کریں

ترشاوہ پھل

- اس موسم میں پھل کی بڑھوتری کا عمل جاری رہتا ہے اور نئے شگوفے نکلتے ہیں۔ یوریا کھاد کی تیسری قسط اگر نہ ڈالی گئی ہو تو ماہ ستمبر میں ڈال دیں
- میٹھا کا باغ 10 سال یا اس سے اوپر ہو تو 1/2 کلو نائٹروجن کھاد فی پودا ڈالیں
- موسمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آبپاشی کا وقفہ رکھیں
- سبز کھادوں مثلاً گوار، جنتر کو روٹاویٹ کریں۔ آدھی بوری یوریا فی ایکڑ چھٹہ دے کر پانی لگائیں تاکہ گلنے سڑنے کا عمل جلد مکمل ہو سکے
- کیڑوں اور بیماریوں کا معائنہ کرنے کے بعد محکمہ زراعت کے عملہ سے مشورہ کے بعد مناسب زہروں کا سپرے کریں
- کچے گلے ختم کریں۔ پیوندکاری کا عمل جاری رکھیں۔ نئے پودے لگانے سے پہلے کھیت کے اوپر کی مٹی، بھل اور گوبر کی گلی سڑی کھاد سب برابر مقدار میں ڈال کر گڑھا بھر دیں اور پانی لگا کر ہموار کریں

امرود

- پھل کی برداشت کا عمل جاری رکھیں
- نئے لگائے گئے پودوں کو پانی کی کمی نہ آنے دیں
- اگر گوبر اور غیر نامیاتی کھادیں اگست میں نہ ڈالی گئی ہوں تو ستمبر میں ڈال دیں
- سبز کھادوں مثلاً گوار، جنتر کو روٹاویٹ کریں۔ آدھی بوری یوریا فی ایکڑ چھٹہ دے کر پانی لگائیں تاکہ گلنے سڑنے کا عمل جلد مکمل ہو سکے
- موسمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے 15 دن کے وقفہ سے آبپاشی جاری رکھیں
- پھل کی مکھی کے تدارک کے لیے امرود کے باغات میں جنسی پھندے لگائیں اور لگائے گئے پھندوں کو تازہ کرتے رہیں
- گرا ہوا پھل فوری طور پر تلف کریں

کھجور

- کھجور کے زیر بچہ کو پودوں سے علیحدہ کر کے نرسری میں لگائیں۔ اس کے لیے تیز دھار سبل کا انتہائی ماہرانہ انداز میں استعمال کریں
- باغات کی کانٹ چھانٹ کریں اور پھل کی برداشت کریں
- سبز کھادوں مثلاً گوار، جنتر کو روٹاویٹ کریں۔ آدھی بوری یوریا فی ایکڑ چھٹہ دے کر پانی لگائیں تاکہ گلنے سڑنے کا عمل جلد مکمل ہو سکے
- موسمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آبپاشی جاری رکھیں

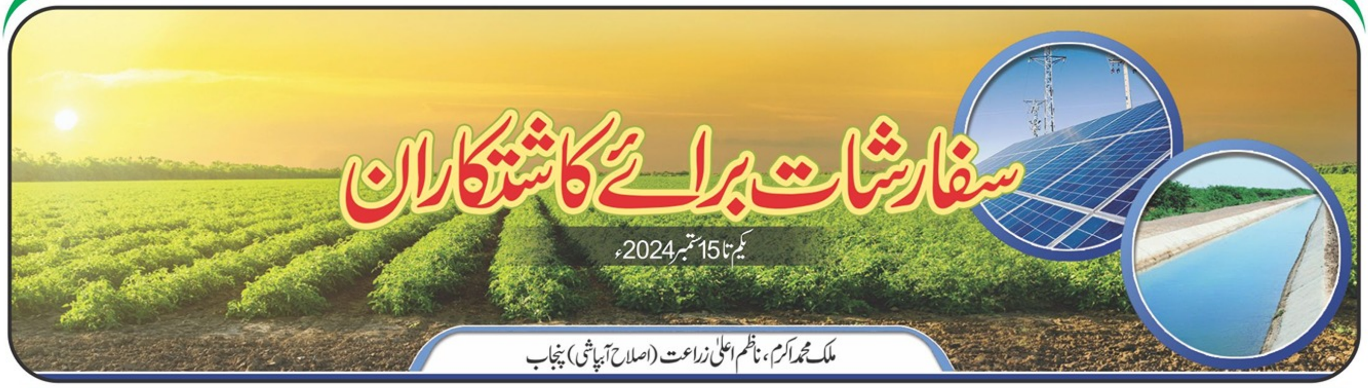

سفارشات برائے کاشتکاران

کیم تا 15 ستمبر 2024ء

ملک محمد اکرم، ناظم اعلیٰ زراعت (اصلاحِ آبپاشی) پنجاب

- فارم کی سطح پر پانی ذخیرہ کرنے کے لیے بنائے جانے والے تالاب زراعت میں انفراسٹرکچر ترقی کی بہترین مثال ہیں۔ان تالابوں میں بارشی پانی یا زائد نہری پانی کو جمع کیا جاتا ہے اور بعد ازاں فصلوں کی آبپاشی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تالاب فصلوں کو زائد بارشی پانی سے ہونے والے نقصانات سے بچانے میں مددگار ثابت ہونے کے ساتھ ساتھ نہری پانی کو جمع کرنے اور بعد ازاں جمع شدہ پانی کو فصلات کی نازک مراحل پر آبپاشی کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔شعبہ اصلاحِ آبپاشی ''کھالوں کی اصلاح کا قومی پروگرام'' کے تحت صوبہ بھر میں آبی تالابوں کی تعمیر کر رہا ہے جس کے لیے کاشتکاروں کو 60 فیصد سبسڈی کے ساتھ ساتھ فنی معاونت بھی مہیا کی جارہی ہے

- فصلوں کی آبپاشی ضرورت کے مطابق موسمی پیش گوئی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کریں۔بارش کے دنوں میں نشیبی زمینوں میں فصلوں کی آبپاشی میں خصوصی احتیاط کریں
- کپاس کی بذریعہ ڈرل کاشتہ فصل کی آبپاشی 12 تا 15 دن کے وقفے سے کریں جبکہ پٹڑیوں پر کاشتہ فصل کو 6 تا 9 دن کے وقفے سے آبپاشی کریں۔مون سون کے موسم میں شدید بارش کی صورت میں پانی کو 24 گھنٹے سے زیادہ دیر فصل میں کھڑا نہ رہنے دیں
- سبزیوں کے کاشتکار آبپاشی کرتے وقت اس بات کو ضرور مدِ نظر رکھیں کہ آبپاشی کے لیے استعمال ہونے والا پانی نہری یا پینے کے قابل ہو کیونکہ گندے اور آلودہ پانی کے استعمال سے تیار ہونے والی سبزیاں انسانی صحت کے لیے مضر ہوتی ہیں
- میری گولڈ پھول کو موسمِ گرما میں زیادہ آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے۔لہٰذا ستمبر کے مہینے میں ایک ہفتہ کے وقفہ سے ضرور آبپاشی کریں۔زیادہ بارشوں کی صورت میں آبپاشی نہ کریں اور کھیت سے پانی کے نکاس کا مناسب بندوبست کریں
- رایا کی فصل کو پہلا پانی فصل اگنے کے 20 سے 25 دن بعد دیں
- مکئی کو عموماً 10 تا 12 مرتبہ پانی دینے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن دوسری طرف یہ فصل پانی کی زیادتی بھی برداشت نہیں کر سکتی۔لہٰذا بارش کے بعد فالتو پانی فوراً کھیت سے نکال دینا چاہیے
- دھان کی فصل کو سٹہ نکلتے وقت اور دانہ بھرتے وقت پانی کی کمی نہ آنے دیں۔ وہ علاقے جہاں کھیتوں میں پانی کھڑا نہیں ہوتا وہاں دھان کی فصل پر بھبکے کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔ان علاقوں میں دھان کے کھیت کو ہرگز سوکا نہ لگنے دیں۔ بصورت دیگر بلاسٹ کا حملہ زیادہ ہوگا
- مونگ اور ماش کی فصل کو 3 پانی درکار ہوتے ہیں۔ ان دونوں فصلات کو پہلا پانی اگاؤ کے تین ہفتے بعد، دوسرا پانی پھول نکلنے پر اور تیسرا پانی پھلیاں بننے پر دیں۔مون سون کے موسم میں زائد بارشوں کی صورت میں پانی کے نکاس کا مناسب بندوبست کریں
- موسمی حالات کے مطابق سبزیات کو 8 تا 10 دن بعد، آم کے باغات کو 12 دن بعد، ترشاوہ پھلوں کے باغات کو 8 تا 10 دن بعد اور امرود کے باغات کو 10 تا 12 دن بعد آبپاشی کریں
- جدید نظامِ آبپاشی کی تنصیب کے لیے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کے مقامی ماہرین سے رابطہ کریں

حکومت پنجاب کا کسان دوست اقدام

جلالپور آبپاشی منصوبہ کے کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ کمپونینٹ کے تحت

ضلع جہلم اور خوشاب میں کاشتکاروں کیلئے مثالی پروگرام

جس کے تحت 2019-25 کے دوران مجموعی طور پر

جلالپور نہر کے کمانڈ ایریا میں

3 ارب 96 کروڑ روپے

کی لاگت سے

485 کھالہ جات کی اصلاح

30 ہزار ایکڑ رقبے کی لیزر لینڈ لیولنگ

2 ہزار ایکڑ رقبے پر جدید نظامِ آبپاشی (ڈرپ اسپرنکلر) کی تنصیب

20 آبی تالاب بمع سولر پمپنگ سٹیشنز کی تنصیب

120 ربیع ڈرل، 1200 ہینڈ سپریئرز اور 664 نمائشی پلاٹس لگانے کے لئے سبسڈی کی فراہمی

- مالی سال 2024-25 کے دوران خواہشمند کاشتکار کھالہ جات کی اصلاح، نظام آبپاشی کی تنصیب اور آبی تالاب بمع سولر پمپنگ سٹیشنز کے متعلق مزید معلومات کے لئے مقامی ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (اصلاح آبپاشی)، اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (اصلاح آبپاشی) کے دفاتر سے رابطہ کریں
- نمائشی پلاٹس کی سبسڈی پر فراہمی کی مزید معلومات کیلئے متعلقہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع)/ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) کے دفاتر سے رابطہ کریں
- کامیاب کاشتکاروں کو سبسڈی کی فراہمی مالی سال 2024-25 کے فنڈز کی دستیابی سے مشروط ہے

مزید معلومات و رہنمائی کے لئے

0800-17000

ایگریکلچرل ہیلپ لائن (پیر تا ہفتہ)

صبح 8 تا رات 8 بجے تک کال کریں

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

نظامتِ اعلیٰ زراعت (اصلاحِ آبپاشی) پنجاب

وزیر زراعت ولائیوسٹاک پنجاب سید عاشق حسین کرمانی پنجاب سیڈ کونسل کے 59 ویں اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔ سیکرٹری زراعت پنجاب افتخار علی سہو بھی موجود ہیں

صوبائی وزیر زراعت ولائیوسٹاک سید عاشق حسین کرمانی پنجاب ایگریکلچر ٹرانسفارمیشن پروگرام کے تحت مختلف زرعی منصوبوں پر پیش رفت کے جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں
سیکرٹری زراعت پنجاب افتخار علی سہو بھی موجود ہیں

سیکرٹری زراعت پنجاب افتخار علی سہو عناصر صغیرہ کی ریگولیشن کے حوالے سے ایگریکلچر ہاؤس لاہور میں منعقدہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

سیکرٹری زراعت پنجاب افتخار علی سہو وزیر اعلیٰ پنجاب کے زرعی ترقی سے متعلق اقدامات بارے پیش رفت کے متعلق زراعت ہاؤس لاہور میں منعقدہ جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں